هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد15

جمعۃ المبارک18/جنوری2008ء

09 محرم الحرام1429ہجری قمری 18/صلح 1387 ہجری شمسی

شمارہ03

حضرت امام حسینؓ کے اقوال

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سچائی عزت ہے، جھوٹ پستی ہے، راز امانت ہے، حق ہمسائیگی قرابت ہے، امداد دوستی ہے، عمل تجربہ ہے، حسن خلق عبادت ہے، خاموشی زینت ہے، بخل غربت ہے، سخاوت دولت مندی ہے اور نرمی عقل مندی ہے۔

(تاریخ الیعقوبی جلد2صفحہ246۔ احمد بن ابی یعقوب بن جعفر دارصادر۔ بیروت)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہّر تھا۔ بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔

اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔

تباہ ہوگیا وہ دل جو اُس کا دشمن ہے اور کامیاب ہوگیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے۔

"مَیں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع، دُنیا کا کیڑا اور ظالم تھا۔ اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس میں موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی امر سہل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے ﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۔قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا﴾(الحجرات:15)۔ مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دُور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔

مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہّر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اُس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔

تباہ ہوگیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے۔ اور کامیاب ہوگیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کی قدر مگر وہی جو اُن میں سے ہیں۔ دُنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دُنیا سے بہت دُور ہیں۔ یہی وجہ حُسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دُنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔

غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہّرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلّشانہٗ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے بُرا کہتا ہے یا لعن طعن کرتا ہے اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت ہے۔ ایسے موقع پر درگزر کرنا اور نادان دشمن کے حق میں دعا کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ اگر وہ لوگ مجھے جانتے کہ مَیں کس کی طرف سے ہوں تو ہرگز بُرا نہ کہتے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ544-546)

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

امام حسینؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں۔ آخری وقت میں جوان کو ابتلاء آیا تھا کتنا خوفناک ہے۔ لکھا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ستاون برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب سولہ یا سترہ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا۔ اور ایسا اندھیر مچایا گیا کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے کہ اس وقت عربوں کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی ان کے قتل کئے گئے اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 336)

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

ترجمہ:- میری جان و دل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہیں اور میری خاک آل محمدؐ کے کوچہ پر قربان ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 97)

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما خدا کے برگزیدہ اور صاحب کمال اور صاحب عفت اور عصمت اور ائمۃ الھدیٰ تھے اور وہ بلاشبہ دونوں معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آل تھے۔ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15صفحہ 364)

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

ہم ان کو راستباز اور متقی سمجھتے ہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 328)

حضرت امام حسین سید المظلومین تھے۔ (ترجمہ عربی عبارت سرالخلافہ- روحانی خزائن جلد 8صفحہ 353)

جلسہ سالانہ قادیان کی کارروائی کا سب دنیا میں نشر ہونا اور یہاں لندن میں بیٹھے ہوئے یہاں کے مناظر وہاں دکھائے جانا اور وہاں کے نظارے یہاں دکھائے جانا اور دونوں طرف کے نظارے دیکھنا اور آواز بھی سننا اور سب دنیا میں نشر ہونا یقیناً یہ مسیح ومہدی علیہ السلام کے حق میں اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کا زبردست اظہار ہے۔

جو آنے والا تھا وہ آ گیا۔ اللہ کے احسانات کے نئے نئے دروازے کھل رہے ہیں۔ اب اس زمانے کے امام کو ماننے میں ہی بچت ہے۔

اس احسان سے فیضیاب ہونے کے لئے اس مقصد کو سامنے رکھیں جس کے لئے خدا نے مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا۔

آپؑ کی آمد کے دو ہی بڑے مقصد تھے۔ توحید حقیقی کا قیام اور حقوق العباد کی ادائیگی۔

جب تک حقیقی تقویٰ نہ ہو انسان نہ خدا کا حق ادا کرسکتا ہے، نہ اس کے بندوں کا۔

نئے اور پرانے احمدیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی یاددھانی اور پرحکمت نصائح۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کا دارومدار کسی شخص پر نہیں بلکہ تقویٰ پر چلنے والے افراد پر ہے، تقویٰ میں ترقی کرنے والوں کی تعداد پر ہے اور الٰہی وعدوں کے مطابق خلافت احمدیہ سے وابستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے احسان اور اس کے وعدہ کے مطابق مسیح موعودؑ کی جماعت پر سورج کبھی نہیں ڈوبتا۔ ایک جگہ نظروں سے اوجھل ہوتا ہے تو دوسری جگہ نئی آب وتاب کے ساتھ اپنی کرنوں کو بکھیرتے ہوئے طلوع ہوتا ہے۔

تقوی میں بڑھتے ہوئے خلافت جوبلی کا استقبال کریں۔

(قادیان میں منعقد ہونے والے جماعت کے 116ویں جلسہ سالانہ سے

حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز کا بصیرت افروزاختتامی خطاب)

(رپورٹ مرتبہ :ابولبیب)

(31: دسمبر 2007ء): آج قادیان دارالامان میں منعقد ہونے والے جماعت کے 116ویں جلسہ سالانہ کا اختتامی روز تھا۔ اس کے اختتامی اجلاس سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمود ہال لندن سے ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست خطاب فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطاب تمام دنیا میں براہ راست دیکھا اور سنا گیا اور مختلف زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر ہوا۔ جلسہ کی مناسبت سے محمود ہال کے سٹیج کو سجایا گیا تھا اور قادیان میں جلسہ کے سٹیج کے عقبی بینرز کے عین مطابق ایک بڑا بینر یہاں بھی سٹیج پر لگایا گیا تھا۔ یہ ایک بہت ہی خاص موقع تھا۔ قادیان کے جلسہ کے تمام مناظر بھی براہ راست لندن میں ایم ٹی اے کے توسط سے تمام دنیا میں دیکھے جا رہے تھے۔ قادیان سے نعرہ ہائے تکبیر و دیگر اسلامی نعرے بلند ہوتے تھے تو لندن میں اور ساری دنیا میں ان نعروں اور ان کے پُرشوکت جوابات کی آواز گونجتی تھی۔

ہر چار سو ہے شہرہ ہوا قادیان   مسکن ہے جو کہ مہدئ آخر زمان کا

لندن کے وقت کے مطابق صبح دس بج کر پانچ منٹ پر سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کرسئ صدارت پر رونق افروز ہونے پر مکرم فیروز عالم صاحب نے سورۃ آل عمران کی آیات 103-105 کی تلاوت کی اور ان آیات کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے بعض منتخب اشعار مترنم آواز میں پڑھے جن میں یہ مضمون تھا کہ اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار۔

دس بج کر بائیس منٹ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ڈائس پر تشریف لائے اور تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر فضلوں اور رحمتوں اور احسانات کی بارش ہوتی ہم ہر روز دیکھتے ہیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہی عاشق صادق اور مسیح ومہدی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کی اصلاح کے لئے مبعوث کرنا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں میں سے ایک ایم ٹی اے بھی ہے۔ قادیان کی بستی میں اس وقت ہزاروں احمدی ہندوستان کے مختلف شہروں اور دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے ہیں جو جلسہ کے پروگراموں سے فیضیاب ہو رہے ہیں اور جو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ساری دنیا میں جلسہ کی کارروائی سن رہے ہیں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں اللہ تعالیٰ کی تائید کا زبردست نشان ہے۔ اس بستی کو مسیح موعودؑ سے پہلے کوئی نہیں جانتا تھا لیکن آج اس بستی میں بیٹھے جلسہ کی تقاریر کرنے والوں اور سننے والوں کو دنیا کے ہر ملک میں دیکھا اور سنا جا رہا ہے۔ نشر واشاعت کی نئی ایجادات کے ذرائع بھی مسیح موعودؑ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ ایک شخص جو دنیا سے کٹ کر رہنے اور قرآن مجید پر غور کرنے کو ہر کام پر ترجیح دیتا تھا اسے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ باہر نکل اور میرے پیغام کو دنیا میں پھیلا۔ مَیں تیرے ساتھ اور تیرے ماننے والوں کے ساتھ ہوں۔ تُو میرے فضلوں اور احسانوں کو ہر وقت اپنے پر اور اپنے ماننے والوں پر برستا دیکھے گا۔ اس لئے مَیں نے تجھے مبعوث کیا ہے کہ میرا پیغام دنیا میں پہنچائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج بھی قادیان دنیا کی نظر میں چھوٹا سا قصبہ ہے اور آج سے 120 سال پہلے تو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اپنی رحمتوں اور احسانات کے ساتھ اس طرف متوجہ ہو گیا ہوں۔ پس ایم ٹی اے کا جاری ہونا اور وہاں کی جلسہ کی کارروائی کا سب دنیا میں نشر ہونا اور یہاں لندن میں بیٹھے ہوئے یہاں کے مناظر وہاں دکھائے جانا اور وہاں کے نظارے یہاں دکھائے جانا، ایک دوسرے کو دیکھنا اور سننا اور دونوں طرف کے نظارے دیکھنا اور آواز بھی سننا اور سب دنیا میں نشر ہونا یقیناً یہ مسیح ومہدی کے حق میں اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کا زبردست اظہار ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی جو خوشخبری دی تھی اس کے متعلق پہلے سے تسلّی عطا فرما دی تھی کہ میری رحمتیں تیری طرف متوجہ ہو گئی ہیں۔ تُو فکر نہ کر اور انسانی کوششوں سے نہیں بلکہ میرے فضلوں اور رحمتوں سے یہ تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچے گی۔ پس ہزاروں میل دور بیٹھ کر ایک دوسرے کو دیکھنا، قرآن وحدیث کو حضرت مسیح موعودؑ کے علم کلام کے حوالے سے سننا اور سمجھنا، اللہ تعالیٰ کی حضرت مسیح موعودؑ کے حق میں تائید ونصرت کا واضح نشان اور اس کے وعدوں کے پورا ہونے کا زبردست ثبوت ہے۔ اب چاہے مخالفین ومنکرین مانیں یا نہ مانیں لیکن جو آنے والا تھا وہ آ گیا۔ وہ جری اللہ فی حلل الانبیاء اللہ کے حکم سے دعویٰ کر چکا ہے۔ اللہ کے احسانات کے نئے نئے دروازے کھل رہے ہیں۔ اب اس زمانے کے امام کو ماننے میں ہی بچت ہے۔ انکار کرتے ہوئے جس طرح تمہارے آباء واجداد چلے گئے، تم بھی چلے جاؤ گے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے اس مقام پر اب کوئی نہیں آئے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ لیکن ہم جو اپنے آپ کو مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل کرتے ہیں ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم پر بھی بہت بڑی ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ اللہ کی رحمتوں کے دروازے تو کھلے ہیں لیکن ہم میں سے ہر ایک ان سے اس وقت فیضیاب ہوگا جب اللہ کے احسانات کو یاد کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کریں گے۔ سب سے

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا عالی مقام

(مولانا محمد اشرف صاحب ناصر (مرحوم)

حضرت امام حسینؓ تاریخ اسلام کی وہ مشہور شخصیت ہیں جن کی یاد آج بھی صدیاں گزرنے کے بعد ہر سال تازہ ہوجاتی ہے اور یہ نام قیامت تک اسی طرح روشن وتابندہ رہے گا۔ کیونکہ خلفائے راشدینؓ کے عہد کے بعد جس واقعہ نے اسلام کی دینی، سیاسی اور اجتماعی تاریخ پر سب سے زیادہ گہرا اثر ڈالا ہے وہ امام حسینؓ کی شہادت کا عظیم واقعہ ہے۔ دنیا کے کسی المناک حادثہ پر نسل انسانی کے اس قدر آنسو نہ بہے ہوں گے جس قدر اس حادثہ پر بہ چکے ہیں۔ چودہ سو برس میں چودہ سو محرم گزر چکے ہیں اور ہر محرم اس حادثہ کی یاد تازہ کرتا رہا۔ یہ معرکۂ کربلا ایک الگ موضوع ہے جو بڑا تفصیل طلب ہے۔ میرے اس مضمون کا مقصد یہ ہے کہ حضرت امام حسینؓ بحیثیت ایک انسان کے کس نمایاں حیثیت کے حامل تھے۔

3 شعبان 4ھ بروز دوشنبہ بمطابق 8 جنوری 626ء مدینہ منورہ میں حضرت امام حسنؓ حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ کے بطن سے حضرت علیؓ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپؓ کی ولادت سے قبل حضرت ام فضلؓ جو نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کی پھوپھی ہیں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! آج رات مَیں نے نہایت ہی خوفناک اور ہولناک خواب دیکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا خواب دیکھا ہے؟ حضرت ام فضلؓ نے کہا کہ مَیں نے خواب دیکھا کہ فرشتہ آیا اور اس نے حضورؐ کے جسم اطہر سے گوشت کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے خواب سن کر فرمایا کہ تم نے بہت مبارک اور مبشر خواب دیکھا ہے۔ انشاء اللہ میری بیٹی فاطمہؓ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو تمہاری گود میں پرورش پائے گا۔ اس خواب کے بعد حضرت فاطمہؓ سے حضرت حسینؓ پیدا ہوئے اور ام فضلؓ ہی ان کی کھلائی پر مقرر ہوئیں۔

ولادت کے بعد حضرت حسینؓ کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپؐ ان کو دیکھ کر بہت مسرور ہوئے۔ آپؐ نے ان کے دونوں کانوں میں اذان واقامت کہی۔ ساتویں دن عقیقہ کروایا۔ حضرت امام حسینؓ کا جسم نبی کریم ﷺ کے جسم مبارک کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا تھا۔

(البدایہ والنہایہ جلد6 صفحہ150)

آنحضرت ﷺ حضرت حسنؓ وحسینؓ سے نہایت درجہ محبت فرماتے تھے جس کا اظہار رحمۃ للعالمینؐ کے مختلف اقوال اور مختلف معاملات سے ہوتا ہے۔ حسنؓ و حسینؓ کو ذرا سی بھی تکلیف ہوتی تو آنحضرت ﷺ سخت بے چین ہوجاتے۔ ایک بار آپؐ حضرت فاطمہؓ کے مکان کے پاس سے گزر رہے تھے کہ حسینؓ کے رونے کی آواز آئی جس پر آپؐ تڑپ اٹھے۔

ایک دن رسول کریم ﷺ حالت سجدہ میں تھے کہ حسینؓ آپؐ کی پشت پر سوار ہوگئے جب تک حسینؓ اتر نہ گئے نبی کریم ﷺ نے سجدے سے اپنا سر نہ اٹھایا۔ حضرت امام حسینؓ سے حضورؐ کی محبت اور قلبی تعلق کا اندازہ آپؐ کے الفاظ سے کیا جاسکتا ہے کہ حسینؓ مجھ سے ہے اور مَیں حسینؓ سے ہوں۔ حضرت عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ جلد اول میں فرماتے ہیں۔

رسول اللہؐ کی صاحبزادیوں کی اولاد کی نسبت حضورؐ کی طرف جاتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہر نبی کی اولاد اس کے صلب سے ہے اور میری اولاد علی کے صلب سے ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ دونوں (حسنؓ و حسینؓ) میری بیٹی کے فرزند ہیں۔ اے خدا! میں ان دونوں کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ اور جو انہیں محبوب رکھے تو انہیں بھی محبوب رکھ۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ یہ میرے دونوں فرزند دنیا کے میرے دو پھول ہیں۔

حضرت حسینؓ نے مختلف اوقات میں پانچ شادیاں کیں۔

1۔ سب سے پہلی بیوی کا نام شہر بانو ہے۔ یہ یزدجر کی بیٹی اور ایران کی شہزادی تھیں۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اسیر ہوکر آئیں اور آپ نے یہ کہہ کر کہ یہ شہزادی کسی شہزادے کے لائق ہے حضرت امام حسینؓ کو عطا کردی۔ ان کے بطن سے حضرت علی المعروف زین العابدین پیدا ہوئے۔

2۔ دوسری زوجہ حضرت لیلیٰ تھیں جن سے حضرت علی اکبر شہید کربلا پیدا ہوئے۔

3۔ تیسری زوجہ کا نام حضرت ام جعفر تھا جو قبیلہ قضاعہ سے تعلق رکھتی تھیں ان سے ایک بیٹا پیدا ہوا جو صغرسنی میں فوت ہوگیا جن کا نام جعفر تھا۔

4۔ آپ کی چوتھی زوجہ حضرت رباب بنت امرئ القیس الکبی تھیں جن سے حضرت سکینہ پیدا ہوئیں۔

5۔ اور آپؓ کی پانچویں بیوی حضرت ام اسحاق تھیں جن سے حضرت علی اصغر (شہید کربلا) اور فاطمہ پیدا ہوئیں۔

نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد خلفائے ثلاثہؓ بھی آپ کو بے حد عزیز رکھتے تھے اور بڑی عزت کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے تو آپؓ دونوں بھائیوں یعنی حسنؓ وحسینؓ سے نہایت محبت اور الفت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ فاروق اعظمؓ اپنے عہد میں صدیق اکبرؓ سے بھی زیادہ حضرت حسینؓ کا خیال اور لحاظ رکھتے تھے۔ جب کسریٰ اور قیصر کے خزانے مدینہ میں آنے لگے اور روپے کی نہایت ریل پیل ہوگئی تو حضرت فاروق اعظمؓ نے سب مسلمانوں کے وظیفے مقرر کردیئے۔ دوسروں کو جہاں دو ہزار سالانہ فی کس ملتے تھے وہاں حضرت حسینؓ کو (صرف رسول اللہ ﷺ کا نواسہ ہونے کی وجہ سے) پانچ ہزار سالانہ کا عطیہ ملتا تھا۔ حضرت فاروق اعظمؓ کی شفقت کا ایک عجیب واقعہ حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 208 میں ذکر فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

ایک مرتبہ ملک یمن سے کچھ حُلّے (عرب کا مخصوص لباس جس میں ایک چادر اور ایک تہ بند ایک رنگ کا ہوتا ہے) آئے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے حسب معمول ان کو تقسیم کروایا اور ان میں سے حضرات صحابہ کرامؓ کے صاحبزادوں کو بھی دیئے گئے۔ لیکن حضرت حسنؓ وحسینؓ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ حُلّے اس درجہ کے نہیں جو ان حضرات کے شایان شان ہوں اس لئے خصوصیت کے ساتھ یمن کے حاکم کے پاس یہ پیغام پہنچایا اور ایسے دو حُلّے منگوائے جو نہایت عمدہ تھے اور ان حضرات کے شایان شان تھے۔

صحابہ کرامؓ کا جذبہ محبت جوان ہستیوں کے ساتھ تھا دیکھنے کے قابل تھا۔ چنانچہ جب حضرت حسنؓ وحسینؓ حج کے موقع پر طواف فرماتے تو مسلمانوں کا عظیم الشان ہجوم ان حضرات کو گھیر لیتا اور فرط محبت سے یہ مجمع آپؓ کے لئے دعائے سلامتی کرتا۔ ایک دن حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن العاص خانہ کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے سے حضرت حسینؓ آتے ہوئے نظر آئے۔ حضرت حسینؓ کے چہرہ انور کو دیکھ کر آپ نے والہانہ جذبہ سے کہا۔ ھذا احب اھل الارض الی اھل السماء کہ یہ حضرت حسینؓ ہیں جو روئے زمین کے تمام انسانوں میں سے آسمانی مخلوق یعنی فرشتوں کی نظر میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں بھی یہ وظیفہ ان کو برابر ملتا رہا۔ مگر جب حضرت علیؓ کے بعد حضرت حسنؓ نے امیر معاویہ کو سلطنت دے کر ان سے صلح کرلی تو صلح نامہ میں منجملہ اور شرطوں کے یہ شرط بھی لکھی گئی کہ صوبہ اہواز کا سارا خراج حسن کو دیا جایا کرے گا اور کوفہ کے خزانہ میں جو پچاس لاکھ درہم موجود ہیں وہ سب کے سب حسنؓ کی ملکیت تصور ہوں گے تاکہ وہ ان سے اپنے قرضے ادا کریں۔ اس کے علاوہ بیس لاکھ درہم سالانہ امام حسینؓ کو وظیفہ دیا جائے گا۔ امیر شام نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ ان شرائط کو قبول کیا اور جب تک امیر معاویہ زندہ رہے برابر حضرت حسینؓ کو گھر بیٹھے بیس لاکھ سالانہ باقاعدگی سے وصول ہوتے رہے۔

(تاریخ الامت جلد دوئم صفحہ207)

علاوہ اس مقررہ وظیفہ کے دس لاکھ درہم سالانہ دربار شام سے حضرت حسینؓ کو مزید پہنچتے رہتے تھے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ وقتاً فوقتاً کثیر مال ومتاع عطیات و نذرانوں کی صورت میں امیر معاویہؓ حضرت حسینؓ کی خدمت میں پیش کرتے رہتے تھے۔

(ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوم صفحہ78)

لیکن اتنا کچھ ملنے کے باوجود آپؓ انتہائی سادہ زندگی بسر کرتے اور دنیا کے مال و جاہ سے طبعی نفرت تھی۔ دنیوی دولت و جاہ کو کبھی آپ نے پسند نہیں فرمایا۔ نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ کی پیروی کی پوری پوری کوشش فرماتے تھے اور آپؓ کی زندگی کے ہر گوشہ میں کمال اتباع سنت نمایاں طور پر موجود تھی حضرت حسینؓ کے مندرجہ ذیل اشعار سے ان کے پاک قلبی جذبات اور علو ہمت ہونے کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔ آپ اپنے اشعار میں فرماتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ اگر یہ بات صحیح ہے کہ دنیا کی نعمتیں ایک نفیس چیز شمار کی جاتی ہیں تو دار آخرت میں جو ثواب ملے گا وہ بہت اعلیٰ اور بہت بہتر ہے۔

اور چونکہ یہ تمام بدن انسانوں کے فنا ہی کے لئے بنائے گئے ہیں لہٰذا انسان کا اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے فنا ہوجانا سب سے بہتر ہے۔

اور چونکہ تمام روزیاں اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمادی ہیں لہٰذا انسان کا روزی کمانے میں مختصر سی کوشش کرنا ہی زیادہ مناسب ہے۔

اور چونکہ سارے اموال جو جمع ہوتے ہیں بالآخر ایک دن ان کو چھوڑنا ہی ہے۔ پھر تعجب کی بات ہے کہ جو چیز چھوڑنی ہے اس کے خرچ کرنے میں انسان کیوں بخل کرتا ہے۔

ان اشعار مذکورہ بالا سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت حسینؓ کے قلبی جذبات کس قدر پاکیزہ تھے اور آپ کی ہمت کس درجہ بلند تھی اور آپ کو دنیوی مال و جاہ سے کوئی قلبی تعلق نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت حسینؓ کی پوری زندگی عبادت میں صرف ہوگئی اور جب موقع ہوا تو جہاد فی سبیل اللہ میں پوری جدوجہد کے ساتھ مشغول ہوگئے اور اعلائے کلمۃ الحق میں ہر قسم کی قربانیاں پیش فرمائیں۔

یزید کے دور حکومت میں جب نظام اسلام میں بہت خلل اور خامیاں رونما ہوئیں تو اصلاح کی کوشش فرمائی اور اس کوشش میں ظالموں اور جبر وتشدد کے عادی صاحب اقتدار امراء کے ساتھ جب قتال کی نوبت آئی تو بغیر کسی خوف وجھجک کے مقابلہ کے لئے تیار ہوگئے اور بالآخر ظالموں کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا اور امت مسلمہ کو یہ عبرت آموز درس دیا کہ مقصد حیات اللہ تعالیٰ کی بندگی اور حصول رضا ہے اگر اس سلسلہ میں جان دینے کی نوبت آئے تو اس سے بھی دریغ نہ کیا جائے۔

غرضیکہ حضرت حسینؓ نے کمال زہد کے ساتھ پوری زندگی گزار دی۔ آپ عبادت کا خاص اہتمام فرماتے۔ آپ کا معمول تھا کہ کثرت سے اعتکاف فرمایا کرتے تاکہ دلجمعی اور سکون کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول رہ سکیں۔ قرآن کریم کے نکات اور حدیث نبویؐ کے دقائق بیان کرنے میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ آپؓ نے آنحضرت ﷺ کی گود میں پرورش پائی تھی۔ اس لحاظ سے حضرت حسینؓ علم الٰہی کے بڑے فاضل تھے۔ آپؓ افصح العرب کے نواسے تھے اس لئے فصاحت، بلاغت، خطابت اور حسن بیان میں یکتا تھے۔ فیاضی آپؓ کی خاص صفت تھی۔ نہایت کثرت کے ساتھ لوگوں سے حسن سلوک کرتے اور ان کو ان کی توقع سے بڑھ کر دیتے کبھی کسی سائل کو اپنے دروازے سے مایوس نہ لوٹاتے۔ ایک مرتبہ ایک بہت ہی ضرورت مند آپؓ کے پاس آیا اور اپنی ضرورت کا اظہار کیا۔ آپؓ نے فوراً دو سو درہموں کی تھیلی اس کے حوالے کردی۔ جس کے بعد خود اپنے پاس اتنا بھی نہ رہا کہ رات کے کھانے کا گزارہ چل سکتا۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ کا آخری وقت آیا تو کہنے لگے کہ مجھ پر ساٹھ ہزار کا قرض ہے کاش مرنے سے پہلے یہ قرض ادا ہوجاتا تاکہ جان آسانی سے نکل جاتی۔ حضرت حسینؓ پاس بیٹھے تھے۔ یہ سن کر آپؓ گھر تشریف لائے اور اسامہؓ کا سارا قرضہ بے باق کردیا۔ ایک مرتبہ فرزدق شاعر کو ایک بھاری رقم

انعام دی بڑے بھائی نے سنا تو نصیحت کی کہ ایسی فضول خرچی تمہیں زیبا نہیں۔ آپؓ نے مسکرا کر جواب دیا۔ آدمی کے لئے سب سے اچھا اور سب سے بہتر مال وہی ہے جسے خرچ کر کے آدمی اپنی عزت بچا لے۔

حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ وہ امام حسینؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک لونڈی پھولوں کا گلدستہ لئے داخل ہوئی اور اس نے امام کو یہ گلدستہ پیش کرتے ہوئے سلام کیا۔ امام حسینؓ نے فرمایا ”میں تجھے خدا کی راہ میں آزاد کرتا ہوں“۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مجھے اس بات پر سخت حیرت ہوئی۔ انہوں نے امام حسینؓ سے عرض کیا تعجب ہے کہ ایک لونڈی پھولوں کا ہدیہ پیش کرتی ہے اور آپؓ اس کے جواب میں اس کو آزاد کر دیتے ہیں۔ امام حسینؓ نے جواب دیا۔ خدا تعالیٰ نے ہم کو یہی آداب سکھائے ہیں اور یہ آیت تلاوت کی واذا حییتم بتحیۃ۔ امام حسینؓ نے فرمایا مَیں نے اس کو آزاد کر دیا۔ اس سے بہتر سلام کا جواب اور کیا ہو سکتا ہے۔

باوجود نہایت خوش اخلاق اور ملنسار ہونے کے وقار اور سکینت آپ کا خاص وصف تھا۔ لوگوں پر آپ کی ہیبت اور رعب ایسا طاری تھا کہ جب لوگ آپ کی مجلس میں بیٹھتے تھے تو نہایت ہی ادب و احترام کے ساتھ خاموش رہتے تھے اور کسی کو آپ کے سامنے بلند آواز سے بے محابا بولنے اور بات کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اس ضمن میں ایک دلچسپ واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے دمشق سے اپنی کسی ضرورت کے لئے حضرت حسینؓ کے پاس مدینہ آنا چاہا۔ اسے آپ سے کچھ کام تھا مگر وہ آپ کو پہچانتا نہیں تھا۔ اس لئے حضرت معاویہؓ کے پاس گیا تا کہ ان سے آپ کے متعلق مفصل معلومات حاصل کرے۔ حضرت معاویہؓ نے اسے بتایا دیکھو میاں! مدینہ پہنچ کر سیدھے مسجد نبوی میں چلے جانا۔ وہاں مختلف حلقوں میں مختلف لوگ بیٹھے ہوئے درس و تدریس اور تعلیم و تعلّم میں مصروف ہوں گے۔ ان میں سے جو حلقہ ایسا ہو کہ اس کے سارے اشخاص نہایت خاموش مؤدب اور چپ چاپ بڑے ادب و احترام سے بالکل ساکت بیٹھے ہوں ایسے ساکن حلقہ کے درمیان جو شخص نہایت پُروقار طریقہ سے تمہیں بیٹھا نظر آئے وہی حسینؓ ہوگا۔ پس تمہیں کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ تم خود ہی اسے پہچان لوگے۔ مگر یہ وقار اور تمکنت کی عادت غرور اور تکبر تک ہرگز نہیں پہنچی ہوئی تھی بلکہ پورے طور پر اپنے درجے اور مرتبے کا لحاظ رکھنے کے باوجود آپ نہایت منکسر المزاج اور سادہ مزاج واقع ہوئے تھے۔ بہت ادنیٰ درجہ کے لوگوں اور غلاموں تک سے نہایت لطف و مدارات سے پیش آتے اور بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ ان سے باتیں کرتے تھے۔ امیروں کی نسبت غریبوں سے زیادہ تعلق رکھتے اور محفل میں بڑے آدمیوں کی نسبت چھوٹے آدمیوں پر زیادہ توجہ دیتے تھے۔ انکساری اور سادگی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ سواری پر کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک جگہ چند غریب آدمی بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ آپؓ کو دیکھ کر انہوں نے کہا۔ آیئے آپ بھی اتر کر ہمارے ساتھ کھانے میں شمولیت فرمائیں۔ اس پر بلا تکلف زمین پر بیٹھ کر ان غرباء کے ساتھ کھانا کھانے لگ گئے اور جب کھا چکے تو یہ کہہ کر سوار ہو گئے کہ ”خدا متکبر اور مغرور لوگوں کو نہایت ناپسند کرتا ہے“۔

عزم کی پختگی، ارادہ کی مضبوطی، حق و صداقت پر قیام، منافقت سے احتراز، اپنے مؤقف پر استقلال، ایثار و قربانی اور مصائب و آلام کی برداشت کے جو محیر العقول نمونے اور شواہد آپ نے اپنی زندگی میں دکھائے ہیں ان میں بلاشبہ آپ کے کردار کی مضبوطی کا بے پناہ اثر پیدا ہوتا ہے۔ اس زمانہ کے مامور سیدنا حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود حضرت امام حسینؓ کو ان الفاظ میں شاندار خراج تحسین پیش فرماتے ہیں۔

(حضرت امام) ”حسینؓ طاہر و مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلّشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 545)

مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ جاپان کے مشترکہ سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

(ملک منیر احمد قائد عمومی مجلس انصار اللہ جاپان)

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ جاپان کو اپنا دوسرا سالانہ اجتماع مشترکہ طور پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ یہ اجتماع شیزوکا کین کے فوجی سٹی، جاپان کے سب سے اُونچے پہاڑ Mount Fuji کے قریب منعقد کیا گیا۔ یہ اجتماع 3،2 اور 4 نومبر بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار منعقد ہوا۔

پہلے نماز جمعہ اور نماز عصر باجماعت ادا کی گئیں۔ اس کے بعد دونوں مجالس کے اجتماع کی افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے عہد دوہرائے گئے۔ اس کے بعد نیشنل صدر جاپان محترم محمد یوسف ڈار صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے بعض اقتباسات پیش کئے جو حضور نے ان مجالس کے لئے بیان فرمائے تھے۔ اس کے بعد صدر محترم نے کہا کہ دونوں مجالس اس اجتماع کے انعقاد پر مبارکباد کے مستحق ہیں اور خدا کرے یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔ آمین۔ اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔

اس کے بعد کھانے اور نمازوں کے لئے وقفہ ہوا۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد مکرم اَنیس احمد صاحب ندیم مبلغ انچارج جاپان نے درس دیا جس میں آپ نے غصہ پر قابو پانے اور غصہ سے پاک ماحول بنانے کی تلقین کی۔ اس کے بعد مجلس انصار اللہ کی عاملہ کا اجلاس ہوا۔

3 نومبر بروز ہفتہ کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے سے تمام اطفال، خدام اور انصار اللہ شامل ہوئے۔

پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت کریم سے ہوا۔ پھر علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم، نظم اور اور فی البدیہہ تقاریر کے مقابلے ہوئے۔ اس کے بعد تمام انصار سپورٹس کے لئے گراؤنڈ میں اکٹھے ہو گئے۔ جہاں 100 میٹر کی دوڑ، پیدل سفر کا مقابلہ ہوا۔

نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد مکرم اَنیس احمد صاحب ندیم نے درس دیا جس میں آپ نے حدیث کے مطابق دانت صاف کرنے کے فوائد کا ذکر کیا۔ اس کے بعد میوزیکل چیئرز اور آرم ریسلنگ کے مقابلے ہوئے۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد درس ہوا۔ اس کے بعد پرچہ نصاب ہوا۔

4 نومبر بروز اتوار کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس ہوا۔ مکرم اَنیس احمد صاحب ندیم نے درس میں خلافت جوبلی کی دعائیں یاد کروائیں۔ انفرادی تلاوت کے بعد سب انصار نے اپنے اپنے کمروں کی صفائی کی اور کمرے سنٹر والوں کے حوالے کر دئے۔

10 بجے اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ یہ اجلاس بھی خدام اور انصار کا ایک ساتھ ہی ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد دونوں تنظیموں کے عہد دہرائے گئے۔ اس کے بعد مکرم حافظ محمد امجد صاحب عارف ناظم اعلیٰ اجتماع نے مجلس کے کام کو مزید آگے بڑھانے اور پروگراموں کو کامیاب بنانے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد مکرم اَنیس احمد صاحب ندیم صاحب مبلغ سلسلہ نے دونوں مجالس کو اپنے خطاب سے نوازا۔ آپ نے آپس میں پیار محبت سے مل جُل کر ترقی کرنے کی تلقین کی۔

آخر پر مکرم مبشر احمد زاہد صاحب صدر انصار اللہ جاپان اسٹیج پر تشریف لائے اور اجتماع میں شامل ہونے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پروانے ہیں ہم آپ کو اچھا ہی کہیں گے۔ لیکن ہماری ذمہ داری آپ کو ایک مثالی وجود دیکھنے کے لئے اس ناطے سے ہے۔ آپ نے انصار اللہ کو تبلیغ کے میدان میں مزید ترقی کرنے کے لئے کہا اور اجتماع کے تمام منتظمین کو اجتماع کی کامیابی پر مبارکباد دی۔ اس کے بعد مکرم محمد یوسف ڈار صاحب نیشنل صدر جاپان نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام اور انصار میں انعامات تقسیم کئے۔

آخر میں نیشنل صدر صاحب نے دعا کروائی۔ اس کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پزیر ہوا۔

✿✿✿✿✿

ایک عظیم قربانی

حسین ابنِ علیؓ تیری عظمتوں کو سلام
یزیدیت کے مقابل پہ جرأتوں کو سلام
قیامِ حق کے لئے ایک عظیم قربانی
ترے عمل کی بلندی و وسعتوں کو سلام
شبیہ سرورؐ کونین پیکر اوصاف
ترے جمال ترے صبر ، قناعتوں کو سلام
زمیں پہ سجدہ ترا عرش پر شمار ہوا
تری جبین مقدس کی رفعتوں کو سلام
ترے لہو نے کیا کربلا کو ارضِ حرم
ہر ایک ذرے میں مستور جنتوں کو سلام
تری یہ جنگ عداوت نہ تھی محبت تھی
نبیؐ کے دین سے تیری محبتوں کو سلام

(چوہدری شبیر احمد)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اوران کی جماعتوں کی سچائی ثابت کرنے کے لئے نشانات بھیجتا ہے۔ اس قسم کے بے شمار واقعات کا قرآن کریم میں پہلے انبیاء کے حوالے سے ذکر ہے۔

نشان دو قسم کے ہوتے ہیں۔ 1۔نشان تخویف وتعذیب جن کو قہری نشان بھی کہہ سکتے ہیں۔ 2۔نشان تبشیر وتسکین جن کو نشان رحمت سے بھی موسوم کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ معجزات دکھانے اور پکڑنے پر اب بھی قادر ہے۔نشانات تو اللہ تعالیٰ آج بھی دکھا رہا ہے لیکن اگر دیکھنے والی آنکھ دیکھے۔

پاکستان کے انتہائی ناگفتہ بہ اور خطرناک حالات کی بنا پر دنیا بھر کے احمدیوں کو پاکستانی احمدیوں کے لئے اوران کے ملک کے لئے دعا کی تحریک۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 28 ردسمبر 2007ء بمطابق 28رفتح 1386ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِکَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ۔اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ(البقرة:130)

گزشتہ خطبہ میں آنحضرت ﷺ کی ذات کے حوالے سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہوا تھا جس میں آنحضرت ﷺ کی ذات میں چار باتوں کے وہ معیار پورا ہونے کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی جو عظیم رسول کے ذریعہ کامل اور مکمل ہونے والے تھے اوران کا ذکر کر کے مَیں پہلی خصوصیت کے بارے میں بتا رہا تھا یعنی يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِکَ جو اُن پر تیری آیات پڑھ کر سنائے۔ہم آیات کے مختلف معانی دیکھ چکے ہیں یعنی آیات نشانات اور معجزات بھی ہیں ، اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے والی باتیں بھی ہیں ، ایمان کی طرف راہنمائی کرنے والی باتیں بھی ہیں، عذاب سے بچنے والی باتوں کی طرف توجہ دلانا بھی ہے، آئندہ ہونے والے واقعات کی پیشگوئیاں بھی ہیں۔زمین وآسمان میں مختلف موجودات ،نباتات، جمادات وغیرہ کے بارے میں علم بھی ہے،تمدن کے صحیح راستے بتانے والی باتیں بھی ہیں۔

پس آنحضرت ﷺ کے ذریعہ قرآن کریم میں اپنی ان آیات کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو بتایا اُسے آنحضرت ﷺ نے ہم تک پہنچایا۔جیسا کہ ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا ۔یہ نبی، یہ عظیم رسول تمہیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور یہ اتنے مختلف النوع اور تفصیلی مضامین ہیں اور مختلف حوالوں سے بیان ہوئے ہیں جن کی کوئی انتہا نہیں۔ان میں سے چند ایک آیات مَیں نے لی ہیں جو پیش کرتا ہوں۔

گزشتہ خطبہ کے آخر پر مفسرین کے حوالے سے آیت کا ایک مطلب عذاب بتاتے ہوئے سورۃ بنی اسرائیل کے اس حصہ کا بیان کیا تھا کہ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا(بنی اسرائیل:60) یعنی اور ہم نشانات نہیں بھیجتے مگر تدریجاً ڈرانے کی خاطر۔یہ پوری آیت یوں ہے،اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا مَنَعَنَا اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ۔ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا۔وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا (بنی اسرائیل:60) اور کسی نے ہمیں نہیں روکا کہ ہم اپنی آیات بھیجیں سوائے اس کے کہ پہلوں نے ان کا انکار کر دیا تھا اور ہم نے ثمود کو بھی ایک بصیرت افروز نشان کے طور پر اونٹنی عطا کی تھی۔پس وہ اس سے ظلم کے ساتھ پیش آئے اور ہم نشانات نہیں بھیجتے مگر تدریجاً ڈرانے کی خاطر۔

پس اصل میں یہ آیت اس طرف اشارہ کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اوران کی جماعتوں کی سچائی ثابت کرنے کے لئے نشانات بھیجتا ہے اور وَمَا مَنَعَنَا اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰت یعنی کسی بات نے ہمیں نہیں روکا کہ ہم اپنے نشانات بھیجیں، اپنے نبیوں کی تائید میں نشانات اتاریں، معجزات دکھائیں۔پس اللہ تعالیٰ جو تمام قوتوں کا سرچشمہ ہے، عزیز اور غالب ہے اس نے جہاں اس میں اُن لوگوں کو ڈرایا کہ ثمود کی اونٹنی کے نشان سے سبق حاصل کرو، وہاں یہ بات آج کے زمانے کے لوگوں کے لئے بھی ہے اور خاص طور پر مسلمانوں کے لئے کہ قرآن کریم کی آیات تمہارے سامنے اس آخری نبی اور عظیم رسول ﷺ نے پیش کی تھیں۔اس لئے کہ تم جو پڑھنے والے ہو سبق حاصل کرتے رہو۔یہ نہ سمجھو کہ پرانے لوگوں کے واقعات قصۂ پارینہ بن گئے۔اللہ تعالیٰ معجزات دکھانے اور پکڑنے پر اب بھی قادر ہے اس لئے کبھی غافل نہ ہونا۔اللہ کی یاد کو کبھی نہ بھلانا۔اللہ کے نام پر جو یہ اعلان کرے کہ چودھویں صدی کی پیشگوئیوں پر غور کرو اوران نشانات کو دیکھو جو خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح ومہدی کے لئے اتارے ہیں ان کو سرسری نظر سے نہ لو۔تکذیب اور تکفیر کو انتہا تک پہنچا کر اس کی اہانت کے مرتکب نہ ہو۔اس کے ماننے والوں کے دلوں پر چوٹ لگا کر یہ نہ سمجھو کہ نشانات دکھانے والا خدا اپنی اس طاقت کو کھو بیٹھا ہے یا اُس کا جو یہ فعل ہے ختم ہو گیا ہے۔وَمَا مَنَعَنَا کا اعلان کر کے اللہ تعالیٰ جس امر کی طرف توجہ دلا رہا ہے اس پر غور کرو۔اللہ تعالیٰ یہ اعلان فرما رہا ہے کہ ہم نشانوں کو بدانجام سے ڈرانے کے لئے بھیجا کرتے ہیں۔نشانات تو اللہ تعالیٰ آج بھی بہت دکھا رہا ہے لیکن اگر دیکھنے والی آنکھ دیکھے۔

غرض اس قسم کے بیشمار واقعات کا قرآن کریم میں پرانے انبیاء کے حوالے سے ذکر ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں۔اُن آیات میں بیان فرمائے ہیں جن میں پہلے انبیاء کی قوموں کا ذکر ہے۔یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی تائید میں معجزات دکھاتا ہے اور کس طرح اپنے معجزات اور نشانات دکھائے اور کس طرح قومیں تباہ ہوئیں۔تو یہ سب کچھ جو قرآن کریم میں ہمیں بتایا گیا، کیا یہ سب ہمیں کہانیاں سنانے کے لئے ہے؟ کیا یہ اس بات کی ضمانت دینے کے لئے ہے کہ تم جو چاہو کرو، بیشک بے عملی کی زندگی گزارو، بیشک ظلموں میں بڑھتے چلے جاؤ، استہزاء کرو، تعدّی کرو تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا؟

اگر یہ سوچ ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بہت بڑا الزام ہے۔ پس عقلمند وہی ہے جو ان عبرت کے واقعات سے سبق سیکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارہ میں یہ نکتہ بھی بیان فرمایا ہے کہ کیونکہ اللہ کی قدرتیں اور طاقتیں لامحدود ہیں اس لئے وہ اپنے نشانات ہر قوم کے لئے مختلف دکھاتا ہے۔ اس لئے یہ نہیں ہوا کہ حضرت موسیٰؑ کے لئے بھی وہی نشانات دکھائے گئے جو حضرت نوحؑ کے لئے یا قوم لوط اور عاد اور ثمود کے لئے بھی وہی ایک طرح کے نشانات ظاہر ہوئے۔ کسی کو اللہ تعالیٰ نے کسی طرح پکڑا اور کسی کو کسی طرح۔ پس اللہ تعالیٰ کی خشیت اور خوف ہر وقت دل میں رکھنا چاہئے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کے جذب کرنے والے بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ تو بہت رحم کرنے والا ہے۔ صرف عذاب کے نشانات نہیں دکھاتا بلکہ بشارتیں بھی دیتا ہے۔ سزائیں بھی دیتا ہے تو اس وقت دیتا ہے جب لوگ حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ بعض اسلام پر اعتراض کرنے والے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں جبر اور عذاب کی باتیں زیادہ ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ (الاعراف:157) یعنی میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ہی بہت سے عذاب ٹل جاتے ہیں یا لمبی مہلت مل جاتی ہے۔ پس بندے کا کام ہے کہ استغفار کرے، توبہ کرے، اللہ تعالیٰ کی حدود سے بار بار باہر نکلنے کی کوشش نہ کرے۔ پس مسلمان خوش قسمت ہیں کہ ہمیں یہ حدود بتا کر اور ان واقعات کی نشاندہی کر کے جو اُن قوموں کے لئے نشان بن گئیں، اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے صحیح رہنمائی کر دی۔ پس ان حدود کی پابندی کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ ان حدود کی پابندی کریں تا کہ مومن بن کر اور نیک اعمال کر کے ان بشارتوں کے حصہ دار بنیں، ان بشارتوں سے حصہ لینے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے مقدر کی ہیں اور جس کے بارے میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا (الکہف:3) اور ایمان لانے والوں کو جو نیک اور ایمان کے مناسب حال کام کرتے ہیں ان کو بشارت دے کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے اچھا اجر مقدر ہے۔ اور اچھا اجر حاصل کرنے والے جو صحیح مومن ہیں وہ پھر ایک مسلسل عمل کی حالت میں رہتے ہوئے جس میں نیک اعمال بجالانے کی کوشش ہو اس طرح مسلسل عمل کرتے رہتے ہیں اور پھر یہ ایسی حالت ہوتی ہے جس میں ایمان بگڑتا نہیں۔ پس مومن کو چاہئے کہ قرآن کی تعلیم جو ایک کامل کتاب ہے، آیات سے پُر ہے، پہلوں کے نشانات کے واقعات بھی بیان ہوئے ہیں، آئندہ کے لئے اس میں پیشگوئیاں ہیں، ان سے سبق حاصل کرے اور آئندہ آنے والی باتوں پر غور کرے نیک اعمال کی طرف توجہ کرے تا کہ اجر حسنہ پائے۔ نشانوں کی وضاحت کرتے ہوئے کہ کس قسم کے دو مختلف نشانات ہوتے ہیں، بشارتیں بھی ہوتی ہیں، انذار بھی ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''واضح ہو کہ نشان دو قسم کے ہوتے ہیں۔ 1۔ نشان تخویف وتعذیب جن کو قہری نشان بھی کہہ سکتے ہیں''۔ جس سے اللہ تعالیٰ کا عذاب ہوتا ہے۔ ''2۔ نشان تبشیر وتسکین جن کو نشان رحمت سے بھی موسوم کر سکتے ہیں۔ تخویف کے نشان سخت کافروں اور کج دلوں اور نافرمانوں اور بے ایمانوں اور فرعونی طبیعت والوں کے لئے ظاہر کئے جاتے ہیں تا وہ ڈریں اور خدائے تعالیٰ کی قہری اور جلالی ہیبت ان کے دلوں پر طاری ہو۔ اور تبشیر کے نشان اُن حق کے طالبوں اور مخلص مومنوں اور سچائی کے متلاشیوں کے لئے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو دل کی غربت اور فروتنی سے کامل یقین اور زیادتِ ایمان کے طلبگار ہیں۔ اور تبشیر کے نشانوں سے ڈرانا اور دھمکانا مقصود نہیں ہوتا بلکہ اپنے ان مطیع بندوں کو مطمئن کرنا اور ایمانی اور یقینی حالات میں ترقی دینا اور ان کے مضطرب سینے پر دستِ شفقت وتسلّی رکھنا مقصود ہوتا ہے۔ سو مومن قرآن شریف کے وسیلے سے ہمیشہ تبشیر کے نشان پاتا رہتا ہے اور ایمان اور یقین میں ترقی کرتا جاتا ہے۔ تبشیر کے نشانوں سے مومن کو تسلی ملتی ہے اور وہ اضطراب جو فطرتاً انسان میں ہے، جاتا رہتا ہے اور سکینت دل پر نازل ہوتی ہے۔ مومن بابرکت اتباع کتاب اللہ اپنی عمر کے آخری دن تک تبشیر کے نشانوں کو پاتا رہتا ہے''۔ اگر وہ صحیح طور پر اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے والا ہو تو آخری دن تک اس کو بشارتیں ملتی رہتی ہیں۔ ''اور تسکین اور آرام بخشنے والے نشان اس پر نازل ہوتے رہتے ہیں تا وہ یقین اور معرفت میں بے نہایت ترقیاں کرتا جائے اور حق الیقین تک پہنچ جائے۔ اور تبشیر کے نشانوں میں ایک لطف یہ ہوتا ہے کہ جیسے مومن اُن کے نزول سے یقین اور معرفت اور قوت ایمان میں ترقی کرتا ہے ایسا ہی وہ بوجہ مشاہدہ آلاء ونعماء الٰہی واحسانات ظاہرہ و باطنہ''۔ یعنی وہ ان چیزوں کا مشاہدہ کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں اور اس کے احسانات ہیں۔ ''وجلیہ و خفیہ'' جو احسانات وانعامات ظاہر بھی ہیں اور مخفی بھی ہیں ''حضرت باری عزّ اسمہ جو تبشیر کے نشانوں میں بھرے ہوئے ہوتے ہیں محبت اور عشق میں دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔...........''۔

اس قسم کے نشانات، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور احسانات جو ظاہری بھی ہیں اور چھپے ہوئے بھی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انسان پر نازل ہوتے ہیں جو خوشخبریاں دینے والے نشانات ہیں ان کی وجہ سے پھر ایک انسان اللہ تعالیٰ کی محبت وعشق میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''...........قرآن شریف میں تبشیر کے نشانوں کا بہت کچھ ذکر ہے یہاں تک کہ اس نے ان نشانوں کو محدود نہیں رکھا بلکہ ایک دائمی وعدہ دے دیا ہے کہ قرآن شریف کے سچے متبع ہمیشہ ان نشانوں کو پاتے رہیں گے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ۔ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ۔ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (یونس:65) یعنی ایماندار لوگ دنیوی زندگی اور آخرت میں بھی تبشیر کے نشان پاتے رہیں گے جن کے ذریعے سے وہ دنیا اور آخرت میں معرفت اور محبت کے میدانوں میں ناپیدا کنار ترقیاں کرتے جائیں گے''۔ ایسی ترقیاں کرتے جائیں گے جو نہ ختم ہونے والی ہوں گی۔ ''یہ خدا کی باتیں ہیں جو کبھی نہیں ٹلیں گی''۔

فرمایا کہ: ''اور تبشیر کے نشانوں کو پالینا، یہی فوز عظیم ہے (یعنی یہی ایک امر ہے جو محبت اور معرفت کے منتہی مقام تک پہنچا دیتا ہے)۔...... اگر خدائے تعالیٰ کے کُل نشانوں کو قہری نشانوں میں ہی محصور سمجھ کر اس آیت کے یہ معنی کئے جائیں کہ ہم تمام نشانوں کو محض تخویف کی غرض سے ہی بھیجا کرتے ہیں اور کوئی دوسری غرض نہیں ہوتی تو یہ معنی بہ بداہت باطل ہیں''۔ ظاہری طور پر بے معنی باتیں ہیں۔ ''جیسا کہ ابھی بیان ہو چکا ہے کہ نشان دو غرضوں سے بھیجے جاتے ہیں یا تخویف کی غرض سے یا تبشیر کی غرض سے''۔

(بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔سورۃ بنی اسرائیل زیر آیت 60)

پس یہ ہے حقیقت ہر دو قسم کے نشانوں کی کہ مومن کے لئے بشارتیں ہیں۔ وہ نشانات ہیں جو اسے نیکی اور تقویٰ میں بڑھانے والے ہیں اور پھر اللہ کا قرب دلانے والے ہیں۔ جبکہ غیر مومن کے لئے، انکار کرنے والے کے لئے، اس میں انذار ہے، قہری نشانات ہیں۔ اور جو اس حقیقت کو نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی فعل کبھی محدود نہیں ہوتا انہیں یہ سمجھایا گیا ہے اور قرآن کریم میں انذاری واقعات بیان کئے گئے ہیں تا کہ وہ اس سے سبق حاصل کر سکیں۔ پس عقلمند ہے وہ جو ان سے سبق لیتے ہوئے اپنی دنیا وآخرت سنوارتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر مختلف حوالوں سے یہ ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کو دیکھ کر کون لوگ ایمان لاتے ہیں۔ ان میں کیا خصوصیات ہونی چاہئیں یا کون لوگ ہیں جن میں یہ خصوصیات ہوں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً سورۃ ابراہیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ۔ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ (ابراھیم:6) اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو اپنے نشانات کے ساتھ یہ اذن دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لا اور انہیں اللہ کے دن یاد کرا۔ یقیناً اس میں ہر بہت صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کر کے فرمایا کہ ان حالات میں جن میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم گزر رہے تھے، ان کا صبر وشکر ان کے کام آیا تھا اور فرمایا کہ اس صبر وشکر میں نشانات ہیں۔ پس قرآن کریم میں یہ ذکر کرنے کا مطلب ہے کہ مسلمان بھی اس نکتہ کو سمجھیں۔ لیکن صبر اور شکر کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ جو ہو، جس طرح بھی ہو، جس حال میں بھی ہو، گھر بیٹھ جاؤ اور کہہ دو ہم صبر وشکر کر رہے ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انعامات کی اس طرح قدر کرو جس پہ شکر گزاری بھی ہو اور قناعت بھی ہو اور صبر بھی ہو۔

آنحضرت ﷺ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر شرعی احکامات لائے، وہ آخری شریعت لائے جس پر دین اپنے کمال کو پہنچ گیا۔ تو آپؐ کے ماننے والوں کے صبر وشکر کے معیار بھی بہت اونچے ہونے چاہئیں تبھی وہ اُن حقیقی انعامات کے وارث ٹھہریں گے جو آپؐ سے وابستہ ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے جب تک انعامات کی قدر کی، فیض پاتے رہے۔ جب انعامات کی قدر نہیں کی تو ان سے انعامات چھین لئے گئے۔ یہ واقعہ بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ صبر اور شکر ایک مسلسل عمل اور جدوجہد کو چاہتا ہے۔ ایک استقلال کے ساتھ ان نیکیوں پر چلتے چلے جانے کا نام صبر اور شکر ہے جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں حکم دیا ہے۔ ایک تسلسل سے اس جہاد اکبر کی ضرورت ہے جو قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کے ذریعہ سے کرنا ہے جس میں اپنے نفس کی صفائی بھی ہے اور تبلیغ بھی ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی شکر گزاری بھی ہے اور یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں اور یہی چیز صبر وشکر کے زمرہ میں آتی ہے تا کہ تسلسل قائم رہے اور ان انعامات پر ایک بندہ، ایک مومن، اللہ تعالیٰ کا شکر گزار رہو۔

فی زمانہ اللہ تعالیٰ کی اس سے بڑی نعمت اور کیا ہو گی کہ جب اسلام کی نہایت کسمپرسی کی حالت تھی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود ومہدی معہود کی صورت میں ایک جری اللہ مبعوث فرمایا جو آنحضرت ﷺ کا

حقیقی غلام ہے۔اس عظیم رسول کا غلام ہے جس نے موسیٰ کی قوم سے بڑھ کر ظلمت میں ڈوبے ہوؤں کو نور عطا فرمایا۔حضرت موسیٰؑ کی مثال دینے سے یہ مطلب نہیں کہ حضرت موسیٰؑ کا مقام آنحضرت ﷺ سے بڑا تھا، اس لئے ان کے نمونے پر چلو۔ بلکہ یہ مثال ہے کہ رسولوں کو ہم اس مقصد کے لئے بھیجتے ہیں کہ وہ قوموں کو اندھیروں سے نور کی طرف لائیں اور جو قومیں اس چیز کے حصول کے بعد یعنی نور کی طرف آنے کے بعد مستقل مزاجی سے قائم رہتی ہیں وہ آیت اللہ بن جاتی ہیں۔ جو سست ہو جاتی ہیں، صبر اور شکر کے نمونے نہیں دکھاتیں ان سے نعمتیں چھن جاتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول اللہ ﷺ ! مسلمانوں کو بھی بتا دے کہ اس اصول کو پکڑ کر رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کی ان آیات کے جو تبشیری آیات ہیں حقدار کہلائیں گے۔ پس اس اصل کو پکڑتے ہوئے اُس نعمت کی بھی قدر کرو جو اِس زمانے میں مسیح موعود کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اتاری تھی تا کہ پھر کھوئی ہوئی عظمت واپس آئے۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ یعنی انہیں اللہ کے دن یاد کرا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی یہ وضاحت فرمائی ہے کہ ظلمت سے نور کی طرف نکالنے کا اس میں اللہ تعالیٰ نے ایک تو یہ طریق بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی طرف توجہ دلا۔ انہیں بتا کہ مومنین کے ساتھ کتنی بشارتیں وابستہ ہیں۔ کیا کیا انعامات مومنین کے لئے ہیں۔ دوسرے یہ کہ سزاؤں سے خوف دلایا جائے۔

پس یہ حالات قرآن کریم میں محفوظ کر کے مسلمانوں کو مستقل نصیحت فرما دی کہ تمہاری نظر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے انعامات پر رہنی چاہئے اور پھر دوسری اس چیز پر رہنی چاہئے کہ جو نافرمانی کرنے والے ہیں ان کو نافرمانی کی صورت میں جو سزائیں ملیں، جو عذاب آئے ان پر نظر رکھو۔ تبھی ایک انسان شیطان کے حملوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو یہ بات سمجھنے کا فہم و ادراک عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم سورۃ النحل میں فرماتا ہے وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ (النحل:66) اور اللہ نے آسمان سے پانی اتارا، اس سے زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کر دیا۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے جو (بات) سنتے ہیں۔

اس پانی اتارنے میں اللہ تعالیٰ نے اس قوم کے لئے جو بات سنتی ہے نشان بتایا ہے، یعنی پانی کا اترنا نشانی ہے سننے والوں کے لئے۔ جبکہ اسی سورۃ کی پچھلی آیات میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ اَلَّذِيْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ اور یہ جو پانی اتارا ہے اس کے بارے میں فرمایا کہ یہ پانی مَیں نے تمہارے لئے اتارا۔ اس کے بارے میں ان آیات میں فرماتا ہے کہ اس پانی سے تم پیتے بھی ہو اور جانور بھی پیتے ہیں، اور تمہارے درخت اور فصلیں بھی تیار ہوتی ہیں جو تمہارے فائدے کے لئے ہیں۔ لیکن یہ جو مَیں نے ابھی آیت پڑھی ہے اس میں جیسا کہ مَیں نے کہا اور ہم نے ترجمہ دیکھا کہ زمین کے زندہ کرنے کے لئے جو پانی اتارا اس میں نشان ہے سننے والوں کے لئے اور پانی کا سننے سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔ پانی کا تعلق جیسا کہ پہلی آیت میں بیان ہوا ہے پیاس بجھانے اور فصلوں اور پودوں کی پرورش سے ہے۔ تو یہاں جو سننے کے ساتھ اس پانی کے اُترنے کو ملایا ہے اس کا کچھ اور مطلب ہوگا۔ کچھ اور مراد ہونی چاہئے۔ اس کے لئے جب اس آیت سے پہلی آیت دیکھتے ہیں تو اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے یہ کتاب تجھ پر اس لئے اتاری ہے کہ جن باتوں کے متعلق پہلی اُمّتوں نے اختلاف پیدا کیا ہوا ہے، ہر ایک اپنے آپ کو صحیح سمجھتی ہے، ان اختلافات کو کھول کر بیان کریں تا کہ صحیح تعلیم اور حقیقت کا انہیں پتہ چلے۔ اور جو اس پہ ایمان لائیں انہیں اس کے ذریعہ سے ہدایت اور راہنمائی حاصل ہو۔ اور یہ مومنین کی جماعت ایسی بن جائے جن پر رحمتیں نازل ہوں۔ پھر اس آیت میں جو مَیں نے پڑھی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مردہ زمین کو زندگی بخشنے میں سننے والوں کے لئے نشانات پائے جاتے ہیں۔ پس یہاں پانی سے مراد روحانی پانی ہے جو انبیاء کے ذریعہ سے آسمان سے نازل ہوتا ہے جو سب سے اعلیٰ اور مصفّٰی حالت میں آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا۔ جس نے بہت سے مُردوں کو زندگی بخشی۔ پرانی امتوں کے جو آپس کے اختلافات تھے اور قضیے تھے وہ چکائے۔ اختلافات ختم کئے۔ پس یہ قرآن کریم کی تعلیم ہے جو سننے والوں کے لئے زندگی بخش کلام ہے۔ یہاں سننے سے مراد صرف سننا نہیں ہے بلکہ اسے قبول کرتے ہوئے اس پر عمل کرنا بھی ہے۔ پس اس روحانی پانی کا فائدہ اس تعلیم پر عمل کرنے والوں کے لئے ہی ہے نہ کہ ان لوگوں کے لئے جو فرقہ بندیوں اور تفرقہ بازیوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور اپنی فرقہ بندیوں کی وجہ سے باوجود اس کتاب کے موجود ہونے کے اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ عجیب و غریب توجیہیں اور تفسیریں اس کی بیان کی جاتی ہیں۔ اس زندگی بخش پانی کو مسلمانوں نے اپنے لئے اس وجہ سے بے فیض کر لیا ہے کہ اس کو سمجھ نہیں سکے۔ اس زمانے میں جب آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق نے مبعوث ہونا تھا وہی فیض پا سکتے تھے جو اس عاشق صادق کی تفسیروں کو غور سے سنے جس کی خود اللہ تعالیٰ نے راہنمائی فرمائی ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اعلان کیا کہ ”مَیں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر“۔

پس اب قرآنی فیض کے چشمے جو ہیں وہ بھی اسی عاشق صادق کی صحبت سے جاری ہونے ہیں۔ پس عقل والوں کے لئے غور اور فکر کا مقام ہے۔ کان رکھنے والوں کے لئے سننے کا پیغام ہے۔ پس توجہ کریں اور سنیں۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ (هود:104) یقیناً اس بات میں ایک عظیم نشان ہے اس کے لئے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو۔ یہ وہ دن ہے جس کے لئے لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور یہ وہ دن ہے جس کی شہادت دی گئی ہے۔

پس جب ایک مومن ان واقعات کو پڑھتا ہے جو پہلی قوموں پر ہو چکے ہیں۔ یعنی ان کے ظلموں اور زیادتیوں کی وجہ سے ان پر عذاب آئے یا ان آیات کو پڑھتا ہے جن میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ مَیں ظلم و زیادتی کرنے والوں کو پکڑوں گا اور آخرت کا عذاب بہت سخت عذاب ہے تو ایک مومن کی روح کانپ جاتی ہے وہ اپنی اصلاح کی مزید کوشش کرتا ہے۔ ہر قسم کے ظلم سے اپنے آپ کو دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ بلکہ ایک مومن کی تو یہ شان ہے اور آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہی سکھایا ہے اور یہی اُسوہ ہمارے سامنے پیش فرمایا کہ جب بادل یا آندھی وغیرہ آتے تھے اور جب آپؐ اُن کو دیکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ سے اس کے شر سے بچنے کے لئے دعا کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعا کیا کرتے تھے۔ پس مومن ان سب باتوں کو دیکھ کر اپنا جائزہ لیتے ہیں اور ان میں خوف اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔ عذاب اور پہلے واقعات، یہی چیز ہے جو مومن کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

اللہ کرے کہ آنحضرت ﷺ کی اُمّت کا ہر فرد، آپؐ سے منسوب ہونے والا ہر شخص اس حقیقت کو دل کی گہرائی سے سمجھنے والا ہو کہ ظلم و تعدی اور حد سے بڑھی ہوئی نافرمانی اور بغاوت اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو توڑ مروڑ کر اپنے مقصد کے لئے استعمال کرنا خدا کے ہاں قابل مؤاخذہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم احمدیوں کو بھی سب سے بڑھ کر ان باتوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک دُعا کی طرف بھی توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ پاکستان کے حالات آج کل انتہائی ناگفتہ بہ ہیں۔ حکومت بھی بظاہر لگتا ہے کہ بالکل مجبور ہو چکی ہے، نہ ہونے کے برابر ہے اور ہر چیز دہشت گردوں اور شدت پسندوں کے ہاتھوں میں ہے۔ اسلام کا نام لے کر اسلام کے احکامات کے خلاف حرکتیں کی جا رہی ہیں۔ اللہ کا رسولؐ تو یہ کہتا ہے کہ وہ مسلمان ہی نہیں ہے جس نے دوسرے مسلمان کو مارا اور یہاں ہر ایک دوسرے کو مارنے پر تلا ہوا ہے۔ ہر روز درجنوں جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ دہشت گردی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ کئی بچے یتیم ہو رہے ہیں، کئی عورتیں بیوہ ہو رہی ہیں۔ کئیوں کے سہاگ اجڑ رہے ہیں۔ لیکن ان کو کوئی سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا ہو رہا ہے، کس طرف یہ لوگ جا رہے ہیں۔ تو دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور سمجھ دے۔

احمدیوں کا تو اس ملک کے قیام میں بھی حصہ ہے۔ احمدیوں کے خون اس ملک کے قیام کے وقت بھی بہے ہیں۔ احمدیوں کے خون اس ملک کی تعمیر میں بھی بہے ہیں۔ احمدیوں کے خون اس ملک کی حفاظت کے لئے بھی بہے ہیں۔ اور یہ وطن سے محبت کا تقاضا بھی ہے کہ ہم آج بھی اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں۔ کیونکہ اب جو حالات ہیں ویسے بھی ہمارے پاس اور کوئی طاقت نہیں جو ظلم کو روک سکیں۔ ظلم سے روکنے کے لئے ایک چیز جو ہمارے پاس ہے وہ دُعا ہے۔ اس لئے دُعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔

پاکستان میں رہنے والے احمدی بھی بہت زیادہ دعائیں کریں۔ دنیا کے دوسرے ملکوں میں جو پاکستانی احمدی رہ رہے ہیں وہ بھی اس ملک کے لئے دعا کریں۔ بلکہ دنیا میں رہنے والے غیر پاکستانی احمدی بھی دعا کریں کہ پاکستانی احمدیوں کا ان ملکوں پر یہ بھی احسان ہے کہ انہوں نے پہلے جا کر وہاں اس زمانے کے امام کا پیغام پہنچایا اور انہیں وہ راستے دکھائے اور انہیں وہ تعلیم دکھائی اور اس آسمانی پانی سے آگاہ کیا جو

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اس زمانے کے امام کے ذریعے ہم تک پہنچا۔ تو احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے بھی مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر احمدی کو آج کل پاکستانی احمدیوں کے لئے اور ان کے ملک کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

احمدی جو پاکستان میں ہیں اپنے ماحول میں بھی اس طرف توجہ کریں۔ غیروں میں بھی ان کا کچھ نہ کچھ اثر ہوتا ہے، ان کو توجہ دلائیں کہ تم لوگ یہ کس ڈگر پر چل پڑے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک ملک دینے کی صورت میں جو احسان کیا تھا جہاں تم آزادی سے رہ سکتے ہو، کیوں اس کی بربادی پر تلے ہوئے ہو۔ جو قومیں انعامات کی قدر نہیں کرتیں پھر وہ انعامات سے محروم کردی جاتی ہیں۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا پاکستان میں رہنے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے ماحول میں اس طرف توجہ بھی دلائیں جہاں تک ان کا اثر ہے اور دُعا بھی بہت کریں بلکہ دنیا کے رہنے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ دعا کریں اور بہت دعا کریں۔ حالات انتہائی خطرناک ہوتے چلے جارہے ہیں حد سے زیادہ بڑھتے چلے جارہے ہیں اور جو بم پھٹتے ہیں یا گولیاں چلتی ہیں یا قتل ہوتے ہیں اس کے ردّ عمل کے طور پر پھر بجائے اس کے کہ غور و فکر کر کے کوئی حل سوچا جائے، کوئی عقلمندی سے پلاننگ کی جائے، اس کی بجائے پھر مار دھاڑ، توڑ پھوڑ اور تباہی کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور مزید تباہیاں پھیلتی چلی جارہی ہیں۔ درجنوں موتیں روزانہ ہو رہی ہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے۔ عوام تو عموماً شریف ہیں، زیادہ تر عوام تو اس میں ملوث نہیں ہوتے لیکن جو شرارتی طبقہ ہے، جو ملک کی تباہی کے درپے ہے اگر ان کا یہی مقدر ہے کہ اُن میں عقل نہیں آنی، اللہ تعالیٰ کی یہی تقدیر ہے تو کم از کم پھر ان پر پکڑ جلدی آئے تاکہ یہ ملک محفوظ رہے اور شرفاء محفوظ رہیں اور بچے محفوظ رہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس ملک میں جلد امن قائم ہو جائے۔

ایک قدیم بیعت فارم

(منور احمد خورشید۔ سابق مبلغ گیمبیا و سینیگال۔ مغربی افریقہ)

یہ 1998ء کی بات ہے سینیگال کے علاقہ Kolda میں خاکسار دورہ پر تھا۔ Sere Yoro نامی گاؤں میں پہنچا۔ وہاں بفضل تعالیٰ اچھی بڑی جماعت ہے۔ مکرم Demba Mballo صاحب وہاں کے امام ہیں بہت دلیر اور نڈر قسم کے داعی الی اللہ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہاں ایک قریبی گاؤں ہے وہاں پر ایک بزرگ احمد سیڈی صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ میرے پاس پروگرام کے مطابق وقت کی کمی تھی۔ میں نے کہا پھر اگلے دورہ پر ان سے مل لیں گے۔ مگر ڈمبا امبالو صاحب نے اصرار کیا کہ آج ضرور مل لیں۔ خیر ہم لوگ تیار ہو گئے اور مکرم احمد سیڈی صاحب کے گاؤں پہنچے۔ مکرم احمد سیڈی صاحب کی عمر 77 سال کے لگ بھگ ہوگی۔ عربی زبان کے عالم اور اپنے علاقہ کے امام ہیں۔

علیک سلیک ہوئی مل کر بہت خوش ہوئے۔ ان کا چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنی ایک قمیض کی جیب سے کچھ کاغذات نکالے۔ پھر ان میں سے ایک بہت پرانا اور بوسیدہ کاغذ جو اپنی طوالت عمر کے باعث بہت سے ٹکروں میں تقسیم ہو چکا تھا۔ اس کو الگ کیا اور کھول کر مجھے دکھایا، یہ جماعت احمدیہ کا بیعت فارم تھا۔ جو انہوں نے غالبًا عرصہ تیس سال سے جیب میں ڈال رکھا تھا۔ اور انہوں نے بتایا جس سال اللہ تعالیٰ نے مجھے بڑے بیٹے سے نوازا تھا یہ اس سال میں مجھے ملا تھا۔

میں نے پوچھا یہ بیعت فارم آپ کو کیسے ملا۔ انہوں نے بتایا کہ میرے ایک کزن اس زمانہ میں بیت اللہ شریف بغرض حج گئے تھے۔ وہاں پر ان سے بعض احمدی احباب کی ملاقات ہوئی تھی ان کی تبلیغ پر میرے بھائی احمدی ہو گئے تھے وہ گنی بساؤ کے رہنے والے تھے جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ انہوں نے یہ بیعت فارم مجھے دیا اور کہا تھا کہ دنیا میں اگر صحیح مذہب ہے تو جماعت احمدیہ، اس لئے اس وقت سے یہ بیعت فارم بھر کر میں نے اپنی جیب میں ڈالا ہوا ہے۔ مگر آج تک کسی مرکز سے آنے والے احمدی سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ اور میری شدید خواہش تھی کہ جماعت کے کسی مبلغ سے ملاقات ہو جائے۔ آپ پہلے آدمی ہیں جن سے میری ملاقات ہوئی۔ اس لئے میں بہت خوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے میری خواہش پوری کر دی ہے۔ اب ماشاءاللہ بہت ہی Active اور مخلص احمدی ہیں۔

نورو وائرس (Noro Virus)

ان دنوں پورے برطانیہ میں ایک وبائی مرض کے باعث لوگ بیمار ہو رہے ہیں۔ اس مرض کو Winter Vomiting Bug یا Noro Virus کا نام دیا جارہا ہے۔ جس میں مریض Vomiting، Diarrhoea، Slight Fever، Aches & Pains، Abdominal Cramps میں مبتلا ہوتا ہے اور یہ تکالیف چار سے پانچ دن تک رہتی ہیں۔ اللہ کے فضل سے ہومیو پیتھک میں ان تکالیف کا حسب ذیل علاج بہت مؤثر اور مفید ہے۔

(1) Arsenic Alb. 200

تین سے پانچ دن صبح اور شام ایک ایک خوراک۔

(2) Ipecacc , Croton, Kurchi ,Nux Vomica 30

ملا کر دن میں تین سے چار خوراکیں ہفتہ دس دن تک۔

(ڈاکٹر عبدالحفیظ بھٹی)

کمسالبا (Kahumsalba) (کینیا) میں

فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد

(رپورٹ: محمد افضل ظفر۔ مبلغ کینیا)

الحمدللہ۔ جماعت احمدیہ کینیا کو ایک مرتبہ پھر دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے فری میڈیکل کیمپ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ یہ میڈیکل کیمپ 8/اکتوبر 2007ء بروز اتوار کمسالبا (Kahumsalba) کے مقام پر لگایا گیا۔ جو ملکی تقسیم کے لحاظ سے صوبہ ویسٹرن کے ضلع Butery میں واقع ہے مگر جماعتی لحاظ سے یہ کیسومو ریجن میں شامل ہے یہاں ایک پرانی جماعت موجود ہے جو مکرم مولانا محمد منور صاحب مرحوم کے ذریعہ قائم ہوئی تھی مگر بعد میں نامعلوم وجوہات کی بنا پر یہاں جماعتی کام سست پڑ گیا۔ پھر سال 2003ء میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مبلغ کیسوموحال تنزانیہ کے ذریعہ دوبارہ ایک فعال جماعت کا قیام عمل میں آیا اور کرایہ کے ایک مکان میں نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا۔ اب بفضل خدا یہاں معلم سنٹر ہے اور ایک اچھی جماعت موجود ہے۔

اس علاقہ کے باشندوں کا زیادہ تر انحصار کھیتی باڑی پر ہے اور غربت بہت ہے۔ گزشتہ دنوں مسلسل بارش کی وجہ سے اس علاقہ میں بعض امراض وبائی صورت اختیار کر گئیں جس کی وجہ سے لوگ کافی پریشان تھے۔ ہسپتال تک لوگوں کی رسائی ممکن نہ تھی۔ ان حالات کی وجہ سے جماعت احمدیہ نے یہاں ایک فری میڈیکل کیمپ کے انعقاد کا پروگرام بنایا۔

28/اکتوبر کو یہاں ایک پرائیویٹ سکول کی عمارت میں فری میڈیکل کیمپ منعقد کیا گیا۔ خاکسار کیسومو سے احمدیہ میڈیکل سینٹر کے عملہ کے ساتھ جس میں تین کلینیکل افسران اور پانچ نرسیں شامل تھیں صبح ساڑھے نو بجے کسمالبا پہنچا۔ فورًا ہی دوائیاں ترتیب دے کر مریضوں کا معائنہ شروع کر دیا گیا۔

مقامی معلم مکرم قاسم موانگی اور ریجنل قائد خدام الاحمدیہ عبدالکریم صاحب نے پرچی بنانے کا کام سنبھالا۔ لوگوں کا بہت بڑا ہجوم تھا مگر سب لوگ روایتی صبر و تحمل اور نظم وضبط سے اپنی باری کا انتظار کرتے رہے۔ اور بفضل خدا ایک بجے تک تقریباً 300 مریضوں کا معائنہ کر کے انہیں دوائی دے دی گئی۔ جس کے بعد ایک گھنٹہ کے لئے وقفہ برائے نماز و کھانا کیا گیا۔ اور دوبارہ دو بجے مریضوں کا معائنہ شروع کر دیا گیا۔ ساڑھے پانچ بجے تک 370 مریضوں کو بعد از معائنہ ادویات دی گئیں۔ اس طرح کل 670 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

اس دوران علاقہ کے چیف، مقامی چرچوں کے نمائندگان اور کونسلر بھی تشریف لائے اور ہمارے ساتھ کچھ دیر ٹھہرے۔ سب نے جماعت کے جذبہ ہمدردی اور خدمت خلق کو سراہا اور وقتاً فوقتاً مزید کیمپس منعقد کرنے کی درخواست کی۔

اس کیمپ پر کل 33,000 شلنگ کا خرچ آیا۔ کچھ ادویات ہمارے پاس بچی ہوئی تھیں اور کچھ مکرم فیصل شکور صاحب مالک لیک فارما کیسومو کے توسط سے میڈیکل کمپنیوں نے دیں۔ اس طرح اندازاً کل 60,000 شلنگ کی ادویات مریضوں کو دی گئیں۔

اس کیمپ کا سارا خرچ بھی مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب بھٹی آف لندن نے ادا کیا۔ فجزاہ اللہ خیرا۔

اللہ تعالیٰ اس کیمپ میں شامل سب ڈاکٹروں، نرسوں اور دیگر معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور جماعت کو بیش از بیش خدمات کی توفیق دیتا چلا جائے اور ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائے آمین

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

الفضل انٹرنیشنل میں

اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

مسئلہ فلسطین کے سلسلہ میں

سرمحمد ظفراللہ خان پر اعتراضات

(راجا نصراللہ خان۔ربوہ)

دوسری اور آخری قسط

ایک مکتوب ایک دستاویز

اب ذکر سعودی عرب کے امیر فیصل (جو بعد میں شاہ فیصل بنے) کے مکتوب کا ہے جو انہوں نے 1948ء میں اقوام متحدہ میں سعودی عرب کے شاہی مندوب کی حیثیت میں سرظفراللہ خان کو تحریر کیا۔ یہ خط مستند چشم دید گواہی اور دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس پرخلوص و پرتشکر مکتوب کا متن ہدیۂ قارئین ہے۔

Saudi Arabian Delegation
United Nations New York
9 East 62 Street,
May 5, 1948

His Excellency
Sir Mohammad Zafrullah Khan
Minister of Foreign Affairs
Dominion of Pakistan
My Dear Friend:

Al salamu alaikum wa rahmat Allah

It is with great regret that I learned of your departure on Friday and wish to take this opportunity to express to you our heartfelt thanks for your close cooperation and the noble stand which Your Excellency has taken, not only during this meeting, but since the question of Palestine has been put before the United Nation.

Allow me to state that your high principles have created a desire on the part of all righteous persons to identify themselves with the efforts of Your Excellency, not only on behalf of all the Arabs, but Moslems all over the world as well.

In keeping with this sentiment, I wish you in your forthcoming trip, a safe journey home and may God Almighty help you in the development of your beloved Country.

Yours most sincerely,
Faisal al Saud

اس متن کا مکمل ترجمہ ملاحظہ فرمائیے۔

5 مئی 1948ء (مکتوب بنام)

سرمحمد ظفراللہ خان وزیرخارجہ مملکت پاکستان۔

میرے پیارے دوست! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

مجھے جمعہ کے روز آپ کی روانگی کا سن کر بہت ملال ہوا اور اب اس خط کے ذریعے مَیں اپنے دلی تشکر کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے نہ صرف موجودہ اجلاس میں بلکہ جب سے فلسطین کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش ہوا ہے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون اور ہمارے حق میں نہایت اعلیٰ مؤقف اختیار کیا ہے۔

مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ آپ کے بلند مرتبہ اصولوں نے تمام راستباز لوگوں کے دلوں میں یہ تمنا پیدا کردی ہے کہ وہ نہ صرف عربوں کے معاملہ میں بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے حق میں آپ کی کوششوں کا بھرپور ساتھ دیں۔

اسی جذبہ کے تحت میں پیش آمدہ سفر میں آپ کے بخیر و عافیت اپنے وطن پہنچنے کا متمنی ہوں۔ اللہ بزرگ و تعالیٰ اپنے وطن عزیز کی ترقی کے لئے کام کرنے میں آپ کی مدد فرمائے۔

آپ کا بے حد مخلص

(دستخط) فیصل السعود

معرکۂ کشمیر و فلسطین کا چیمپئن

ملک کے ایک ماہر تعلیم وادب اور کراچی یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی اپنی انگریزی تصنیف ’’مسلم کمیونٹی ان انڈو پاک سب کانٹی نینٹ‘‘ کے صفحہ 98 پر تحریر کرتے ہیں:

’’ایک قادیانی محمد ظفراللہ خان اس وقت پاکستان کے نمائندہ تھے جب کشمیر کے سلسلہ میں بحث و مباحثہ کے ابتدائی معرکے ہوئے اور انہی کے وجود میں اقوام متحدہ میں فلسطین کے لئے عربوں کے مقدمے کو ایک قابل ترین وسیلہ میسر آیا۔‘‘

سفیر اصفہانی کا مکتوب بنام قائداعظم

اقوام متحدہ میں معرکۂ فلسطین کے ایک چشم دید گواہ جو خود بھی وزیر خارجہ پاکستان و مندوب اعلیٰ برائے اقوام متحدہ سرظفراللہ خان کے وفد میں شامل تھے، وہ امریکہ میں متعین پاکستانی سفیر جناب حسن اصفہانی تھے جو اقوام متحدہ میں کارروائی اور پیش رفت سے متعلق قائداعظم کو باقاعدہ رپورٹ بھجواتے رہتے تھے۔ قائداعظم کے ساتھ ان کی اس طرح کی اہم خط وکتابت انگریزی میں شائع شدہ ہے۔ جناب حسن اصفہانی امریکہ سے اپنے مکتوب بنام قائداعظم (مورخہ 14 اکتوبر 1947ء) میں لکھتے ہیں:

’’مَیں اس بات کا مختصراً ذکر کروں گا کہ اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد نے توقع سے بڑھ کر کارکردگی دکھائی ہے۔ فلسطین کے مسئلہ پر سرظفراللہ خان نے جو تقریر کی وہ اقوام متحدہ میں اس مسئلے پر ہونے والی بہترین تقریروں میں سے ایک ہے۔ ہم ایک مکمل ٹیم کی طرح کام کر رہے ہیں اور یہ کسی قسم کی تعلّی نہیں ہے کہ ہم نے واقعی عمدہ تاثر پیدا کیا ہے۔ پاکستان نے اپنا آپ منوالیا ہے۔‘‘

اخبارات کا زبردست خراجِ تحسین

سرمحمد ظفراللہ خان جیسے عظیم سپوت و فرزند پاکستان کے انتقال پر ملال (یکم ستمبر 1985ء) کے سانحہ پر وطن عزیز کے تمام معروف اخبارات نے رپورٹیں اور اداریئے تحریر کئے جن میں ان کی قابل قدر شخصیت اور کارناموں کا وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے۔ روزنامہ ’’نوائے وقت‘‘ میں شائع شدہ حالات اور واقعات سے زیادہ تر متعلقہ حصہ درج کیا جاتا ہے:-

’’......حضرت قائداعظم نے انہیں مسئلہ فلسطین پر پاکستان کی نمائندگی کے لئے وفد قائد نامزد کرکے اقوام متحدہ میں بھجوایا جہاں فلسطین پر آپ کی مدلّل تقاریر نے عرب ممالک کے دلوں میں پاکستان کے لئے وقیع مقام پیدا کردیا...... چوہدری ظفراللہ خان پہلے پاکستانی تھے جنہیں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی صدارت کے اعزاز کے علاوہ عالمی عدالت انصاف (ہیگ) کی رکنیت اور بعد میں پریذیڈنٹ شپ کا اعزاز حاصل ہوا۔ اقوام متحدہ کے مستقل مندوب کی حیثیت میں چوہدری صاحب نے افریقہ اور عالم اسلام کے ممالک خصوصاً مشرق وسطیٰ کے مسلم ممالک کی گراں بہا خدمات انجام دیں اور آپ کی مخلصانہ وکالت کے نتیجے میں مراکش، الجزائر اور لیبیا کو آزادی اور خودمختاری حاصل ہوئی اور پاکستان کو عرب ممالک کے محسن کی حیثیت حاصل ہوگئی۔ تیونس، مراکش اور اردن نے آپ کو اپنے سب سے بڑے نشان اعزاز سے نوازا۔ اقوام متحدہ سے (وفد برائے فلسطین) کی واپسی پر آپ کو حضرت قائداعظم محمد علی جناح نے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر کیا۔ آپ اس عہدے پر سات سال تک فائز رہے۔‘‘

(نوائے وقت 2 ستمبر 1985ء صفحہ نمبر 1، 7)

بزرگ صحافی م۔ش کی ڈائری کے دو حوالے

(الف) ’’قیام پاکستان کے بعد انہوں نے جس انداز سے کشمیر کے مسئلہ کو سیکورٹی کونسل کے سامنے پیش کیا یہ اس کا ثمر تھا کہ سیکورٹی کونسل نے متفقہ طور پر کشمیر کے مستقبل کو عوام کے استصواب رائے سے مشروط کردیا۔ چوہدری محمد ظفراللہ خان نے عربوں کے کیس کی اقوام متحدہ میں جس خلوص، دیانتداری، بلند حوصلگی سے نمائندگی کی اس کا اعتراف تمام عالمِ اسلام کو ہے۔ میں نے جو کچھ دیانتداری سے سمجھا اسے لکھ دیا۔‘‘

(نوائے وقت میگزین 21 ستمبر 1990ء)

(ب) ’’آج ہم کشمیر کے متعلق سیکورٹی کونسل کی جس قرارداد کو اساس بنا کر کشمیر کی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اسے سیکورٹی کونسل سے متفقہ طور پر پاس کروانے میں ظفراللہ خان کا ہاتھ تھا۔ یہی نہیں عرب ممالک کی جنگ آزادی میں اقوام متحدہ میں ان کی نمائندگی کا بھرپور کردار ظفراللہ خان نے پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت میں تاریخی کارنامے انجام دیئے۔

(نوائے وقت میگزین 6 مارچ 1992ء)

آغا شاہی ایک سوال کا جواب دیتے ہیں

اقوام متحدہ میں پاکستان کے ایک سابق مستقل مندوب اور وزیر خارجہ پاکستان جناب آغا شاہی کے ’’جنگ سنڈے میگزین‘‘ میں شائع شدہ انٹرویو سے ایک سوال اور اس کا جواب جنگ:

سرظفراللہ کا کردار کافی متنازعہ تھا؟

آغا شاہی: نہیں۔ انہوں نے نوآبادیاتی نظام کے خلاف آواز اٹھائی۔ لیبیا اور انڈونیشیا کی آزادی کی بات کی۔ افریقی ممالک کے لئے آواز اٹھائی۔ وہ امریکہ کے ساتھ پاکستان کے فوجی معاہدوں کے سخت خلاف تھے۔ انہوں نے اچھی روایات کی بنیاد رکھی۔‘‘

(جنگ ’’سنڈے میگزین‘‘ یکم جولائی 2001ء صفحہ 9 کالم 5)

پاکستان کے ایک سابق سفیر ڈاکٹر سمیع اللہ قریشی صاحب کا ایک مضمون

پاکستان کے ایک سابق سفیر ڈاکٹر سمیع اللہ قریشی صاحب کا ایک مضمون زیرعنوان ’’اسرائیل کو تسلیم کرنے کا شوشہ‘‘ روزنامہ ’’نوائے وقت‘‘ میں تین اقساط میں شائع ہوا ہے اس کے چند اہم اقتباسات پڑھتے ہیں:-

(الف) مضمون کی پہلی قسط کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:-

’’اسرائیل کو تسلیم کرنے کا شوشہ حاکمانِ وقت نے اٹھایا ہے اور پرویز مشرف کی کیمپ ڈیوڈ ملاقات کے بعد اس میں پھر تیزی پیدا ہو رہی ہے۔‘‘

(مضمون مطبوعہ ’’نوائے وقت‘‘ 7 جولائی 2003ء)

آگے چل کر سمیع اللہ قریشی صاحب 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ سے متعلق ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں:-

’’1967ء کی عرب اسرائیل جنگ کے بعد عرب سفراء صدر ایوب خان کے پاس ایک وفد لے کر پاکستان کی U.N میں زبردست حمایت کا شکریہ ادا کرنے گئے تو ایوب خان نے کہا تھا۔ ’’ایک دن آئے گا جب عرب اسرائیل کو تسلیم کرسکتے ہیں لیکن پاکستان تسلیم نہیں کرے گا۔‘‘

(مضمون مطبوعہ ’’نوائے وقت‘‘ 7 جولائی 2003ء)

(ب) ڈاکٹر سمیع اللہ قریشی صاحب اپنے مضمون کی دوسری قسط کا آغاز یوں کرتے ہیں:-

’’اس سے پہلے مضمون میں موضوع بحث بابائے قوم قائداعظمؒ اور بانیان پاکستان اور پاکستان کی 54 سال سے زائد عرصہ تک اسرائیل کو نامنظور کرنے کی پالیسی تھا۔‘‘

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت 16 جولائی 2003ء)

پھر آگے چل کر ڈاکٹر سمیع اللہ قریشی صاحب اقوام متحدہ میں معرکۂ فلسطین کے سلسلہ میں سرظفراللہ خان کی طرف سے ایک موقع پر فریق مخالف کو دیئے گئے مسکت جواب کا یوں ذکر کرتے ہیں:-

’’جب یو این میں یہ دلیل پیش کی گئی کہ اگر ہندوستان میں مسلمان ریاست بن سکتی ہے تو فلسطین میں یہودی ریاست کیوں نہیں بن سکتی ہے۔ تو پاکستانی وزیر خارجہ نے جواب دیا کہ پاکستان وہاں بنا ہے جہاں مسلمان اکثریت میں تھے۔ اگر اسی نظیر کو پیش کیا جاتا ہے تو یہودی محض حیفہ میونسپلٹی میں اکثریت میں تھے وہ تو تمام فلسطینیوں کو اپنے وطن سے بے دخل کرکے اپنی ریاست بنانا چاہ رہے ہیں۔ اسرائیل کا وجود ویسے ہی ہے جیسے ہندوستان کا کشمیر پر قبضہ اس کی

MOT
CLASS IV: £45
CLASS VII: £53
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

مثال ہندوستان سے نہیں دی جاسکتی۔‘‘

(مضمون مطبوعہ ’’نوائے وقت‘‘ 16 جولائی 2003ء)

(ج) اب سمیع اللہ قریشی صاحب کے مضمون کی تیسری قسط کا نہایت ہی اہم اور اور چشم کشا اقتباس بھی پڑھ لیجئے:۔

’’اسرائیل کو جس شد و مد سے تسلیم کرنے کی تحریک اٹھائی گئی ہے اس کے پیچھے ایک بہت گہری منصوبہ بندی ہے جس پر ابھی تک توجہ مبذول نہیں کرائی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس تحریک کا منبع اندرون پاکستان نہیں ہے۔ جو چیز ایک دم ابھرے جبکہ اس کی قوم میں کہیں جڑیں نہیں ہیں تو یہ ’’طبع زاد‘‘ نہیں بلکہ ’’عطا‘‘ کی گئی ہے۔ بہرحال صدر بش اپنی صلیبی تحریک بڑی چابک دستی سے چلا رہے ہیں جسے انہوں نے وار آن ٹیررازم کا نام دیا ہے اور کیوں نہ ہو یہ ایک بہت دیرینہ خواہش تھی اور اب اس کی کامیابی کے اچھے مواقع ہیں۔ اس امر کی طرف جنرل عزیز خان نے اپنے آزاد کشمیر میں دیئے گئے بیان کی طرف اشارہ کیا ہے اس پالیسی میں اسرائیل کو مشرق کی سب سے زیادہ طاقت ور ریاست بنانے کا ہے۔‘‘

(مضمون مطبوعہ ’’نوائے وقت‘‘ مورخہ 17 جولائی 2003ء)

یو۔این۔او میں سر ظفر اللہ خاں کا ایک اور زبردست جواب

’’نوائے وقت‘‘ کے ایک منجھے ہوئے قلمکار سجاد میر کا ایک مضمون ’’ہم بھی کیا سادہ ہیں!‘‘ ’’نوائے وقت‘‘ کی 5/اکتوبر 2005ء کی اشاعت میں شامل ہے۔ اس میں صاحب مضمون نے پہلے تو بانیٔ پاکستان حضرت قائداعظم نے مسئلہ فلسطین کے متعلق اس وقت کے امریکی صدر ٹرومین کی دلیل کے ردّ میں جو دندان شکن جواب دیا اس کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:۔

’’امریکہ کے صدر ٹرومین برطانیہ پر زور دے رہے تھے کہ وہ فلسطین میں اپنے زیر تسلط علاقے میں ایک لاکھ یہودیوں کو آباد کرلیں۔ قائداعظم نے اس پر بڑے سخت الفاظ استعمال کئے اور یہ کہا کہ تم نے تو بڑے لیت ولعل کے بعد صرف 100 ہندوستانیوں (متحدہ ہندوستان) کو امریکہ ہجرت کی اجازت دی ہے اور یہاں تم ایک لاکھ یہودیوں کو آباد کرنے کی بات کرتے ہو۔‘‘

آگے چل کر سجاد میر صاحب اقوام متحدہ میں سر ظفر اللہ خان کی اسی نوعیت کی مضبوط دلیل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

’’پاکستان کے وزیر خارجہ نے اقوام متحدہ میں اس سے ملتی جلتی دلیل دی کہ اگر دلیل یہ ہے کہ یہودیوں کا قتل عام کیا گیا تو پنجاب میں بھی مسلمانوں کا قتل عام ہوا ہے۔ امریکہ 50 لاکھ پنجابیوں کو امریکہ میں کیوں آباد نہیں کرتا۔‘‘ (مضمون مطبوعہ ’’نوائے وقت‘‘ مورخہ 5 اکتوبر 2005ء صفحہ نمبر 3)

ممتاز صحافی کا ایک اور حوالہ

ممتاز صحافی الطاف حسین قریشی کے ’’نوائے وقت‘‘ میں شائع ہونے والے ایک اور مضمون ’’پنجۂ یہود سے رسم وراہ‘‘ سے ایک حوالہ پیش ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ سر ظفر اللہ خان نے اقوام متحدہ میں پاکستانی مندوب اعلیٰ کی حیثیت میں کس لگن اور پامردی سے مسئلہ فلسطین کے سلسلہ میں مسلمانانِ عالم کا موقف اور مقدمہ پیش کیا تھا۔ جناب الطاف حسین قریشی اپنے مضمون میں تحریر کرتے ہیں:۔

’’پاکستانی مندوب نے فلسطینیوں کا مقدمہ بڑی شد و مد سے لڑا تھا اور اقوام متحدہ میں اسرائیل کے حق میں بڑی طاقتوں کے دباؤ پر منظور ہونے والی قرارداد کے بعد قائداعظم نے اسے ’’ناجائز تخلیق‘‘ سے موسوم کیا تھا اور صدر ٹرومین کو اس غیر معمولی ناانصافی پر ایک تفصیلی خط لکھا تھا۔‘‘

(مضمون مطبوعہ ’نوائے وقت‘ مورخہ 13 ستمبر 2005ء)

منجھے ہوئے فلسطینی سفارتکار کی قابل فخر گواہی

’’نوائے وقت‘‘ کے معروف اور منفرد طرز نگارش کے مالک عرفان صدیقی کے اہم کالم ’’فلسطینی سفیر کی رخصتی‘‘۔ (نوائے وقت مورخہ 23 دسمبر 2005ء صفحہ نمبر 3) سے چند اہم اور مستند اقتباسات پڑھیئے:۔

’’اسلام آباد کا درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے نیچے رہنے لگا ہے اور رات کے پہلے پہر، سعودی عرب کے سفیر عزت مآب علی عصیری کی خوبصورت رہائش گاہ کے سبزہ زار میں منقش خیمے تلے بچھی کرسیوں پر بیٹھے مہمان بڑی بڑی انگیٹھیوں میں دہکتے انگاروں کے باوجود سردی محسوس کر رہے تھے......آج کا عشائیہ فلسطین کے سفیر عزت مآب احمد عبدالرزاق السلمان کے اعزاز میں منعقد ہونے والی الوداعی تقریب تھی......

فلسطین کے سفیر عالی مقام، جناب احمد عبدالرزاق، پاکستان میں طویل ترین عرصہ گزارنے والے سفارتکار ہیں۔ وہ 1985ء کے اواخر میں یہاں تشریف لائے اور دسمبر 2005ء تک اپنے منصب پر فائز رہے۔..........

اس امر کے باوجود کہ پی ایل او کے بانی یاسر عرفات نے کھل کر مسئلہ کشمیر پر پاکستانی مؤقف کی کبھی حمایت نہیں کی، لیکن فلسطین کاز کے ساتھ پاکستان کی وابستگی کی تاریخ بڑی پرانی ہے اور عزت مآب احمد عبدالرزاق اس تاریخ کے ایک ایک ورق کو احترام و عقیدت کی نگاہ سے دیکھتے اور دہراتے رہتے تھے۔ ان کے بیس سالہ عرصۂ سفارتکاری کے دوران ایک لمحہ بھی ایسا نہیں آیا جب ان کے دل میں پاکستانی رویے کے بارے میں کوئی ہلکی سی خلش بھی پیدا ہوئی ہو۔ پت جھڑ میں گرتے پتوں کی طرح آتی جاتی حکومتوں اور پل پل بدلتے سیاسی موسموں کے باوجود پاکستان ہمیشہ فلسطین کاز کا بلند آہنگ ترجمان رہا۔ احمد عبدالرزاق فخر کیا کرتے تھے کہ وہ ایک ایسے ملک میں فلسطینی سفیر ہیں جو فلسطینیوں کے مفاد کی نگہبانی کو اپنی اولین ترجیح خیال کرتا ہے۔ گزشتہ چھ ماہ کے دوران چلنے والی ہواؤں نے انہیں کچھ کچھ اداس کر دیا تھا۔

دسمبر کی خنک رات کے اولین لمحوں میں سعودی سفیر کے کلمات کا جواب دیتے ہوئے فلسطین سفیر نے پاکستان کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور یہاں گزارے گئے وقت کو زندگی کا بہترین سرمایہ قرار دیا۔ لیکن سفارتکاری کے تمام تر قرینوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے پُر درد لہجے میں کہا ’’آپ لوگ ہمیشہ ہمارے ساتھ کھڑے رہے ہیں۔ اعلان بالفور کے وقت سے جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں نے ہمیں تنہا نہیں چھوڑا۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ اب بھی پورے عزم کے ساتھ اس مؤقف پر قائم رہیں جو آپ نے اعلان بالفور کے بعد سے اختیار کر رکھا ہے۔

(نوائے وقت مورخہ 23 دسمبر 2005ء صفحہ نمبر 3)

جناب حمید نظامی کی مضبوط گواہی

قارئین کرام! ہم نے سر ظفر اللہ خان کے عالم اسلام اور خاص طور پر اہل فلسطین کی پرخلوص و پرزور حمایت اور بے لوث خدمت کے سلسلہ میں مختلف بالغ نظر اور اہم شخصیات، اعلیٰ درجے اور اعلیٰ اصولوں والے صحافیوں اور سیاسی اور باخبر زعماء کے متعدد حوالے پیش کئے ہیں جن سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوجاتا ہے کہ قائداعظم کے معتبر ساتھی اور پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ نے متعدد مسلمان ملکوں کی آزادی اور مسئلہ فلسطین کے سلسلہ میں مسلمانانِ عالم کی بے مثال ترجمانی اور وکالت کی جس کا عرصہ کئی سالوں پر محیط ہے۔ وہ اس سلسلہ میں حضرت قائداعظم اور حکومتِ پاکستان کی وضع کردہ خارجہ پالیسی پر پوری تندہی، شرح صدر اور دیانتداری سے عمل پیرا رہے۔ پس یہود کی کسی رنگ اور کسی طرح پر بھی طرف داری کرنا یا از خود یکطرفہ طور پر حکومت پاکستان کی پالیسی سے ہٹ کر رابطہ کرنا ان کے اصول اور واضح نظریے اور فرضِ منصبی کے ہرگز شایان شان نہیں تھا اور نہ ہی انہوں نے کبھی ایسا کیا اور نہ ہی کوئی مخالف اسے ثابت کرسکتا ہے۔ الٹا یہودیوں کو فلسطین کے مسئلہ پر سر ظفر اللہ خان کے ہاتھوں جو اصولی اور حقیقی زک اور ہزیمت اٹھانا پڑی وہ اس کی وجہ سے ان کے سخت مخالف ہوگئے تھے۔ اس سلسلہ میں ہم عظیم صحافی اور نوائے وقت کے بانی مدیر جناب حمید نظامی مرحوم جن کی صحافتی دیانتداری اور اصول پرستی ملک بھر میں مسلّم اور معتبر سمجھی جاتی تھی، کی ایک چشمدید اور گوش شنید گواہی پیش کرتے ہیں۔

’’25 فروری 2001ء کے نوائے وقت سنڈے میگزین میں نوائے وقت کے بانی ایڈیٹر اور مایہ ناز صحافی حمید نظامی مرحوم کے 1954ء کے غیر ملکی سفر نامے کی ڈائری بعنوان ’’خیرہ نہ کرسکا مجھے جلوۂ دانش فرنگ‘‘ شائع ہوئی ہے۔ 11 مئی 1954ء کے دن کا ذکر کرتے ہوئے جناب حمید نظامی لکھتے ہیں:۔

’’صبح آٹھ بجے ہوائی جہاز پیرس سے اڑا اور پونے گیارہ بجے میونخ پہنچا.........ایک یہودی اس ہوائی جہاز میں وی آنا جا رہا تھا۔ اس شخص نے بتایا کہ میں سولہ برس پہلے نازیوں کے ظلم وستم سے تنگ آکر وی آنا سے بھاگا تھا......... مذکورہ بالا یہودی کوئی یہودی عالم تھا اور سیاسی آدمی۔ چوہدری ظفر اللہ خان کی سخت مذمت کرتا تھا۔ مگر ان کی قابلیت کا بے حد مداح تھا۔ وی آنا پریس اسمبلی میں ایک اسرائیلی اخبار کا ایڈیٹر بھی آیا ہوا ہے۔ یہ شخص بھی چوہدری ظفر اللہ خان کو برا بھلا کہتا تھا مگر یہ بھی کہتا تھا کہ ’’یو این کے ممبر عرب ملکوں میں قابلیت کے لحاظ سے کوئی شخص چوہدری ظفر اللہ خان کا پاسنگ نہیں۔‘‘

(نوائے وقت سنڈے میگزین 25 فروری 2001ء صفحہ نمبر 4)

داغ دھلوی نے کیا خوب کہا ہے

ناروا کہئے ناسزا کہئے
کہئے کہئے ہمیں برا کہئے
ہوش جاتے رہے رقیبوں کے
داغ کو اور ’’بے وفا‘‘ کہئے

❁❁❁❁❁❁

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کرلیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ سورۃ فاتحہ روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں۔

4۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ (البقرۃ 251)

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

(روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔ (آل عمران: 9)

(ترجمہ): اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

(ترجمہ): مَیں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ درود شریف روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں۔

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ قادیان
از صفحہ نمبر2

بڑا احسان تو یہ ہے کہ اس نے ہمیں اس مسیح آخرالزمان کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ پس اس احسان سے فیضیاب ہونے کے لئے اس مقصد کو سامنے رکھیں جس کے لئے خدا نے مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا۔آپؑ کی آمد کے دو بڑے مقصد تھے۔(1) توحید حقیقی کا قیام ۔عبادات کا حق ادا کرنا۔تقویٰ پر چلتے ہوئے اس کے تمام احکامات کی پیروی کرنا۔(2) اسی طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت،اس کے حق ادا کرنے اور آپس میں پیار محبت کے تعلقات کو بڑھانا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے بتایا کہ سچے موحّد وہی ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے معبود کو کوئی چیز خیال نہیں کرتے ۔ مومن کو صرف خدا تعالیٰ کی رضا کی حاجت ہوتی ہے ۔جب انسان خدا کے مقابل پر کسی دوسرے کو دخل دیتا ہے تو ریا کا مرتکب ہوتا ہے۔جب انسان کسی انسان کی خاطر خدا کے کسی حکم کی بجا آوری سے قاصر رہتا ہے تو آخر اسے خدا کی صفت میں شریک کرتا ہے۔اس لئے لَااِلٰہَ کہہ کر اس کے سوا معبودوں کی نفی کرتا ہے۔حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پس یہ ہے خدا کی توحید کو قائم کرنے کی تعلیم۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف ارشادات کے حوالوں سے اس کی مزید تفصیلات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ شریعت کے دو ہی بڑے پہلو ہیں۔ ایک حق اللہ یعنی اس کی توحید اور ذات صفات میں کسی کو شریک نہ کرے۔اور دوسرے حق العباد یعنی اپنے بھائیوں سے خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جائے۔ گویا اخلاقی حصّہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔ حضور نے فرمایا کہ جب تک انسان کی اخلاقی حالت بالکل درست نہ ہو وہ کامل الایمان لوگوں میں شامل نہیں ہوسکتا۔ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں ۔ ایک دوسرے کی خبر گیری نہیں کرتے ۔حضور نے فرمایا کہ ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پروا کرتا ہے اور کہاں تک اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔ اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ الغرض حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف تحریرات وفرمودات کے حوالہ سے احباب کو اپنے بھائیوں سے سچی ہمدردی کرنے کی نصیحت فرمائی اور بتایا کہ ہمدردی کا دائرہ صرف مسلمانوں تک محدود نہیں رکھنا بلکہ ہندو ہو یا کوئی ، کسی کو بھی اپنی ہمدردی سے باہر نہیں رکھنا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ وہ حقیقی اسلامی تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے دی اور جس پر چل کر امن قائم کیا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب تک حقیقی تقویٰ نہ ہو انسان نہ خدا کے حق ادا کرسکتا ہے، نہ اس کے بندوں کے حق ادا کرسکتا ہے۔ حقیقی تقویٰ کے لئے حضور ایدہ اللہ نے اپنی کتب وملفوظات میں بے شمار جگہ ذکر فرمایا ہے۔ آپ کو فکر تھی کہ وہ جماعت قائم ہو جو حقیقی معنوں میں تقویٰ شعار جماعت ہو۔ اسی غرض سے جلسوں کے انعقاد کا سلسلہ بھی شروع فرمایا۔اور بتایا کہ یہ کوئی دنیوی میلہ نہیں کہ اپنی طاقت ظاہر کرنے کے لئے اپنے ارادتمندوں اور مریدوں کو اکٹھا کروں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پس ہر احمدی جو کسی جلسہ میں شامل ہوتا ہے اسے یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے وہ مقصد پورا کرنا ہے جس کے لئے جلسوں کا اہتمام ہوتا ہے۔ اس جلسہ میں شامل ہونے کا فائدہ تبھی ہو سکتا ہے کہ جو باتیں سنی ہیں ان کی جگالی کریں۔ جلسے میں شامل ہونے والے ہر احمدی کو یہ دیکھنا ہے کہ یہ تقریریں ہمارے ایمان میں وقتی اضافے کا باعث نہ ہوں اور جلسہ کے ماحول نے صرف وقتی جوش اور جذبہ ہی پیدا نہ کیا ہو بلکہ یہ ساری زندگیوں میں انقلاب لانے والا بن چکا ہو۔ جب ہم ایسا کریں گے تو اللہ کے احسانات کے دروازے ہم پر کھلتے چلے جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے بتایا کہ جلسہ میں قریباً پانچ ہزار نو مبائعین بھی شامل ہوئے ہیں۔حضور نے خاص طور پر ان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے بیعت کے بعد اور پھر اس بستی میں آکر جو مسیح موعودؑ کی بستی ہے جس میں خالص روحانی ماحول میں جلسہ منعقد ہوتا ہے اگر اپنے اندر ایسی تبدیلی نہ کی جو انسان کی کایا پلٹ دے تو پھر اس بیعت کا کیا فائدہ ؟ اپنے عزیزوں اور ماحول کی مخالفت بھی مول لی اور اس مقصد کے حصول کی طرف قدم بھی نہ بڑھے جس کے لئے بیعت کی تھی تو کیا فائدہ؟ حضور نے فرمایا کہ ایسا انقلاب پیدا کریں جو خود آپ کو بھی اور دوسرے دیکھنے والوں کو بھی نظر آئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ احمدی ہونا اُس وقت فائدہ دیتا ہے جب حضرت مسیح موعودؑ سے کئے گئے اس عہد کو پورا کرنے والے ہوں گے جو بیعت کے وقت کیا تھا۔ جب یہ ہوگا تو خدا تعالیٰ راہ کی ہر روک کو، ہر دکھ کو، ہر تکلیف کو خس وخاشاک کی طرح اڑا دے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو پرانے احمدی ہیں جن کے آباؤاجداد نے اس زمانہ کے امام کو مانا وہ یاد رکھیں کہ پہلوں کی ساری نیکیاں اور قربانیاں اور تقویٰ کے معیار تبھی فائدہ دینے والے ہوں گے جب ہم اپنے ہر لمحہ کو توحید کے قیام اور حقوق العباد کی ادائیگی میں صرف کرنے والے ہوں گے۔ اپنی زندگیوں میں ایسے انقلاب لانے کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔ حضور نے فرمایا کہ پرانے احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ انہوں نے نئے آنے والوں کے لئے اپنی اچھی مثالیں قائم کرنی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پاکستان سے بھی چند سال سے کافی تعداد میں احباب قادیان کے جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس سال بھی ہوئے ہیں۔خاص طور پر پاکستان سے آنے والوں کے لئے بعض کے لئے یہ بالکل نیا تجربہ ہوگا کیونکہ ایک عرصہ سے پاکستان میں جلسوں پر پابندی ہے۔اور پھر مسیحؑ کی بستی میں یہ روحانی جلسے مختلف جذبات لئے ہوتے ہیں۔حضور نے فرمایا کہ یہ روحانی تجربات جو آپ کو حاصل ہو رہے ہیں اس نیکی کو اللہ کے حضور جھکتے ہوئے ہمیشہ اپنے اندر جاری رکھنے کی کوشش کریں۔اس تجربہ کو اپنے اندر تقویٰ پیدا کرنے میں بڑھتے چلے جانے کا ذریعہ بنائیں۔

حضور نے فرمایا کہ اس قربانی کو بامقصد بنائیں تاکہ اللہ کی رحمتوں کے نئے سے نئے دروازے کھلتے چلے جائیں۔احمدیت جو ہم پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اس کی قدر تبھی ہوسکتی ہے جب مسلسل جدوجہد کے ساتھ ہم احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے بنیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قادیان میں رہنے والوں سے بھی مَیں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ آپ میں سے وہ لوگ آہستہ آہستہ رخصت ہو رہے ہیں جنہوں نے درویشی میں زندگیاں گزاریں۔ ہر طرح کی قربانیاں دیں لیکن مسیح کی بستی کی ہر طرح حفاظت کی۔ اب نئی نسل کے امتحان کا وقت آگیا ہے کہ وہ اپنی امانتوں کے حق کس طرح ادا کرتے ہیں ۔ پس اس امتحان سے سرخرو ہوکر نکلیں اور دنیا کو بتادیں کہ زندہ قومیں اپنے مقاصد کو کبھی بھولا نہیں کرتیں۔ زندہ قومیں ہر جانے والے کے بعد نیا عہد اور نیا عزم کرتی ہیں اور جن کے ساتھ ترقیات کے خدائی وعدے ہوں ان کے عزم تو بہت بلند ہوتے ہیں۔ان کے تقویٰ کے معیار ہر بڑی شخصیت کے جانے کے بعد مزید بڑھ جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کا دارومدار کسی شخص پر نہیں بلکہ تقویٰ پر چلنے والے افراد پر ہے ۔تقویٰ میں ترقی کرنے والوں کی تعداد پر ہے اور الٰہی وعدوں کے مطابق خلافت احمدیہ سے وابستہ ہے ۔ جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مَیں جب جاؤں گا تو خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس بات کو ہمیشہ ذہن نشین رکھیں کہ خلافت احمدیہ کے ساتھ جڑے رہنے میں ہی آپ کی بقا ہے۔ پس تقویٰ میں بڑھیں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر اس تعلق میں مزید مضبوطی پیدا کریں اور دعاؤں سے اللہ کے اس انعام اور احسان کی آبیاری کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج 31ر دسمبر ہے اور یہ دن 2007ء کا آخری دن ہے۔قادیان میں اس وقت 2007ء کا سورج اپنی آخری جھلکیاں دکھاتے ہوئے ڈوب رہا ہوگا۔لیکن اللہ کے احسان اور اس کے وعدہ کے مطابق مسیح موعودؑ کی جماعت پر سورج کبھی نہیں ڈوبتا۔ ایک جگہ نظروں سے اوجھل ہوتا ہے تو دوسری جگہ نئی آب وتاب کے ساتھ اپنی کرنوں کو بکھیرتے ہوئے طلوع ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک اور اہم بات جو سورج کے ڈوبنے کے حوالے سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ قانون قدرت کے تحت ایک مادی سورج کے ڈوبنے کے بعد جو رات آتی ہے وہ مومن متقی کی صرف دن کی تکان اتارنے کے لئے نہیں آتی بلکہ حقیقی مومن کی ہر رات بھی اگلے دن کے لئے نئے عزم اور نئے ولولوں کے راستے متعین کرتی ہے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ یہ دن اور یہ راتیں دیار مسیح میں گزارنے کا موقع مل رہا ہے۔ آج کی رات کو خدا کے حضور جھکتے ہوئے اس طرح زندہ کریں کہ آئندہ آنے والی ہر ظاہری رات زندگی کا پیش خیمہ بن جائے۔ کل 2008ء کا جو سورج طلوع ہو آپ میں تقویٰ کے نئے دروازے کھولنے والا ہو۔ کل طلوع ہونے والا سورج اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اور تقویٰ میں قدم بڑھاتے ہوئے آپ پر طلوع ہو۔اور اس طلوع ہونے والے سورج کا تقویٰ میں بڑھتے ہوئے استقبال کریں تاکہ آپ جو خلافت جوبلی کی تیاری کر رہے ہیں اس میں تقویٰ میں بڑھتے ہوئے داخل ہوں۔ اللہ کرے کہ صرف قادیان میں رہنے والے یا اس وقت وہاں جو جلسے میں موجود احمدی ہیں وہی نہیں بلکہ دنیا میں کسی بھی جگہ رہنے والا ہر احمدی نیک جذبات اور دعاؤں کے ساتھ اپنی رات گزارنے والا ہو اور اگر ہر احمدی اس طرح رات گزارے گا تو وہ دن دور نہیں جب ہم احمدیت کے قافلے کو پہلے سے بڑھ کر چھلانگیں مارتے ہوئے آگے بڑھتا ہوا دیکھیں گے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہو اور اللہ تعالیٰ سب کو ان دعاؤں کی توفیق دے۔

آخر پر حضور نے فرمایا کہ اب ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کی برکات اور تقویٰ میں ترقی ہر ایک میں ہمیشہ جاری رکھے ۔ باہر سے آنے والوں کو اپنی حفاظت میں واپس لے جائے۔ سفر وحضر میں نیکی اور تقویٰ کو اپنی زندگیوں کا دائمی حصہ بنانے والے ہوں۔ ہمیشہ ایسے عمل کرتے رہیں جن سے خدا راضی ہو۔ قادیان میں رہنے والوں کو بھی خدا تعالیٰ اپنی پناہ اور حفاظت میں رکھے۔ اخلاص وفا اور تقویٰ کے ساتھ اس بستی میں رہنے والے اس بستی میں رہنے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ آئندہ سال کو جماعت کے لئے بے شمار برکتوں کا سال بنائے۔اور جوبلی سال جو نیا چڑھ رہا ہے انشاء اللہ خلافت جوبلی کا، وہ ہم میں مزید تقویٰ پیدا کرنے والا ہو۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی جس میں ایم ٹی اے کے توسط سے ساری دنیا کے احمدی ناظرین وسامعین جلسہ شامل ہوئے۔ دعا کے بعد قادیان سے اور لندن سے پُر جوش نعرہ ہائے تکبیر وتحمید بلند ہوئے ۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ اپنی عظیم روایات کے ساتھ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

❁❁❁❁❁

محرم میں کثرت سے درود پڑھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

محرم کے دن شروع ہوچکے ہیں اور اس عرصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر کثرت سے درود پڑھنا چاہئے۔ مسلسل درود پڑھنا تو انسان کی فطرت ثانیہ ہو جانا چاہئے مگر محرم کے دردناک ایام کے تصور سے درود میں زیادہ درد پیدا ہو جاتا ہے۔پس اس بات کو نہ بھولیں۔ سفر میں حضر میں جب توفیق ملے، جب ذہن اس طرف فارغ ہو جائے یعنی درود پڑھنے کے لئے مرکوز ہوسکے اس وقت دل کی گہرائی سے اور محرم کے تصور سے دل کے درد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر درود بھیجا کریں۔ (الفضل 29رجون 1999ء)

جماعت احمدیہ اٹلی کے پہلے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ توصیف احمد قمر افسر جلسہ گاہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 8 دسمبر بروز ہفتہ جماعت احمدیہ اٹلی کے پہلے جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا۔جلسہ سالانہ راوینہ کے Akross Hotel کے کانفرنس ہال میں منعقد ہوا۔یہ بڑی موزوں جگہ تھی اور یہاں ہر طرح کی سہولتیں موجود تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت امیر صاحب جماعت احمدیہ گھانا مکرم عبدالوہاب آدم صاحب کو مرکزی نمائندہ مقرر فرمایا جو مورخہ 6 دسمبر 2007ء کو اٹلی پہنچے جہاں جماعت نے بلونیا کے ائیر پورٹ پران کا پرتپاک استقبال کیا۔چھوٹے بچوں اور بچیوں نے جھنڈیوں اور سبز دوپٹوں کا اہتمام بھی کیا ہوا تھا۔اس کے علاوہ سب بچوں کے ہاتھوں میں پھول بھی تھے۔یہ استقبال بڑا شاندار تھا اور بعد میں مولانا صاحب نے خطبہ جمعہ میں اس کا ذکر کیا اور خوشی کا اظہار فرمایا۔

جلسہ سے ایک روز قبل محترم امیر صاحب گھانا راوینہ تشریف لائے اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ اٹلی کے گھر پر قیام فرمایا۔جلسہ کے ہال کی تیاری کا آغاز رات ہی کو کر دیا گیا تھا۔خوبصورت بینرز نے سٹیج کی رونق میں اضافہ کر دیا تھا۔اس کے علاوہ مسیح موعودؑ کے لنگر کا اجراء بھی ہو چکا تھا۔

جلسہ کے روز مقررہ وقت پر محترم امیر صاحب گھانا کا قافلہ قیام گاہ سے جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوا جو تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلہ پر تھا۔وہاں پہنچنے پر منتظر احباب نے پرتپاک استقبال کیا۔فضا نعروں اور حمدیہ ترانوں سے گونج رہی تھی۔وہاں پہنچتے ہی محترم امیر صاحب گھانا نے لوائے احمدیت لہرایا اور مکرم ملک عبدالفاطر صاحب صدر صاحب جماعت اٹلی نے اٹلی کا جھنڈا لہرایا اور محترم امیر صاحب گھانا نے دعا کرائی۔پرچم کشائی کے بعد ہال میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت اٹلی نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ اٹلی کے لئے خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔جس میں حضور انور نے تبلیغ کی طرف توجہ دلائی اور اطالوی لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد محترم عبدالوہاب آدم صاحب نے خطاب فرمایا۔دیگر تقاریر کے علاوہ محترم عبدالوہاب آدم صاحب نے سوال وجواب کی مجلس میں حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے اور اختتامی خطاب بھی فرمایا،وہ بیک وقت اردو،گھانین،اور انگلش میں خطاب کر کے سب کو مطمئن کرتے رہے۔اختتامی خطاب میں آپ نے فرمایا کہ یہ جلسہ ایک کامیاب جلسہ ہے۔اور اٹلی میں کسی مبلغ کی موجودگی کے بغیر ایسے انتظامات کرنا قابل ستائش ہے۔انہوں نے صدر صاحب جماعت اٹلی اور تینوں ذیلی تنظیموں کے صدران کو گھانا کے روایتی مفلر سے نوازا۔

جلسہ میں میئر کے نمائندہ Assessore Illario Farabegoli جو یہاں امیگریشن کے شعبہ کے سربراہ ہیں،نے شرکت کی اور حاضرین سے خطاب کیا۔انہیں جماعت کی طرف سے ایک شیلڈ تحفۃً دی گئی اور مکرم عبدالوہاب آدم صاحب نے انہیں گھانا کا روایتی مفلر پہنایا۔Assessore نے بھی مولانا صاحب کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کیا۔جس میں Mosaic سے (یہ راوینہ کا مخصوص اور قدیم آرٹ ہے جس میں پتھر اور شیشے سے تصاویر بنائی جاتی ہیں۔) پتھر اور شیشے کے دو سفید کبوتر بنے ہوئے تھے اور نیچے لکھا ہوا تھا "راوینہ میں خوش آمدید"۔

Assessore نے اپنے خطاب میں کہا کہ ان کو افسوس ہے کہ آپ کو اس دفعہ میزانو والا ہال (جو ہال خدام کے اجتماع کے لئے استعمال کیا گیا تھا) نہ مل سکا بہرحال اگر آپ سال کے آغاز ہی میں اپنا شیڈول ہمیں بتا دیں تو ہم آپ کے پروگراموں کے لئے موزوں جگہ ریزرو کر دیا کریں گے،یا اگر آپ کوئی اپنا نماز سینٹر یا مشن ہاؤس خریدنا چاہیں تو ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔انہوں نے معزز مہمان مکرم عبدالوہاب آدم صاحب کو خوش آمدید کہا۔اس کے علاوہ مقامی صوبائی پولیس ہیڈکوارٹر کی طرف سے دو نمائندے جلسہ کی کارروائی کے دوران تشریف لائے۔اور خیر سگالی کے کلمات کہے اور جلسہ گاہ کا جائزہ لیا۔ایک اٹالین خاتون جن کا تعلق مقامی کونسل سے تھا،نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ احمدیت کے موٹو "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں" کی بڑی قدردان ہیں۔

متفرق صحافیوں اور اخبارات سے رابطہ کر کے انہیں جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔مختلف اخبارات میں جلسہ کی خبر دی گئی اور پھر اس جلسہ کی رپورٹنگ بھی ہوئی۔اخبارات نے بڑے اچھے انداز میں جلسہ کی کارروائی کی رپورٹنگ کی۔

اسی طرح مقامی ریڈیو، Radio Italia اور Radio Zero سے رابطہ کر کے انہیں دعوت دی گئی تھی۔جلسہ سے دو روز قبل ریڈیو اٹالیا نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ اٹلی مکرم آفتاب احمد صاحب کو چند منٹ کا وقت دیا جس میں انہوں نے براہ راست سامعین کو جلسہ سالانہ کی غرض وغایت اور حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ سے آگاہ کیا۔ریڈیو اٹالیا نے بتایا کہ وہ وقفہ وقفہ سے جلسہ کی خبر نشر کرتے رہیں گے۔اسی طرح ریڈیو زیرو نے بھی بتایا کہ وہ جلسہ کی خبر نشر کر رہے ہیں۔

Vip مہمانوں کے لئے ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں پُر تکلف ضیافت کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔جلسہ کے آخری سیشن میں سوال وجواب کی مجلس کے بعد محترم امیر صاحب گھانا نے دعا کرائی اور یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کی کل حاضری 213 تھی۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ جلسہ اٹلی کے لئے بہت بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ ہو اور ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہشات کے مطابق زیادہ سے زیادہ تبلیغ اور تربیت کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

بقیہ:حاصل مطالعہ از صفحہ نمبر 16

(69)صاحب الکوثر (ﷺ)
(صاحب کوثر۔ﷺ)
(70)صاحب المعجزات (ﷺ)
(بے شمار معجزات والے۔ﷺ)
(71) صفوح عن الزلات (ﷺ)
(لغزشوں سے درگزر کرنے والے۔ﷺ)
(72)صاحب الشفاعۃ (ﷺ)
(شفیع کائنات۔ﷺ)
(73)صاحب العلامۃ،صاحب القدم (ﷺ)
(علامت ونشانی والے،پیشوائی کرنے والے۔ﷺ)
(74)صاحب الامر،صاحب المقام (ﷺ)
(حکم دینے والے،صاحب مقام۔ﷺ)
(75)مخصوص بالعز (ﷺ)
(ابدی عزت سے مخصوص۔ﷺ)
(76)مخصوص بالمجد (ﷺ)
(ابدی بزرگی سے مخصوص۔ﷺ)
(77)مخصوص بالشرف (ﷺ)
(ابدی شرف سے مخصوص۔ﷺ)
(78)صاحب الوسیلۃ (ﷺ)
(وسیلہ۔ﷺ)
(79)صاحب السیف (ﷺ)
(80)صاحب الفضیلہ،صاحب الازار (ﷺ)
(صاحب فضیلت......۔ﷺ)
(81)صاحب الحجۃ (ﷺ)
(عمدہ دلیل والے۔ﷺ)
(82)صاحب السلطان (ﷺ)
(غلبہ والے۔ﷺ)
(83)صاحب الردا (ﷺ)
(شاہی چادر والے۔ﷺ)
(84)صاحب الدرجۃ (ﷺ)
(بلند مرتبے والے۔ﷺ)
(85)صاحب التاج الرفیعۃ (ﷺ)
(بلند تاج والے۔ﷺ)
(86)صاحب المغفر (ﷺ)
(87)صاحب اللواء (ﷺ)
(88)صاحب المعراج (ﷺ)
(89)صاحب القضیب (ﷺ)
عصا والے۔ﷺ
(90)صاحب الخاتم،صاحب البراق (ﷺ)
(انگوٹھی والے،براق والے۔ﷺ)
(91)صاحب العلامہ،صاحب البرھان (ﷺ)
(علامت نبوت والے،دلیل والے۔ﷺ)
(92)صاحب البیان (ﷺ)
(سلطان البیان۔ﷺ)
(93)فصیح اللسان (ﷺ)
(مجسم فصاحت والے۔ﷺ)
(94)مطھر الحنان (ﷺ)
(دلوں کو پاک کرنے والے۔ﷺ)
(95)رؤف الرحیم (ﷺ)
(مہربان،رحم فرمانے والے۔ﷺ)
(96)صحیح السلام (ﷺ)
(حقیقی اسلام کے علمبردار۔ﷺ)
(97)سید الکونین (ﷺ)
(دونوں جہانوں کے سردار۔ﷺ)
(98)عین الغر،عین النعیم (ﷺ)
(شریف قوم کے رئیس،سرچشمہ نعمت۔ﷺ)
(99)سعداللہ،سعد الخلق (ﷺ)
(اللہ کی مجسم سعادت مخلوق کے لئے سراپا برکت۔ﷺ)
(100)علم الھدیٰ،خطیب الامم (ﷺ)
(ہدایت کا نشان،خطیب امم۔ﷺ)
(101)صاحب الخصائص (ﷺ)
(بے شمار خصلتوں والے۔ﷺ)
(102)رافع الرتب عز العرب (ﷺ)
(بلند شانوں والے،اہل عرب کی آبرو۔ﷺ)
(103)سید ولد آدم (ﷺ)
(نوع انسانی کا دائمی پیشو۔ﷺ)

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دو سرا
کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

❁❁❁❁❁

وقف جدید کے نئے سال کا اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 4 رجنوری 2008ء کے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرمادیا ہے۔

تمام امراء کرام، مبلغین انچارج، صدران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ

(1) نئے سال کے وعدہ جات کے حصول کا کام شروع کردیں اور اس کی اسم وار فہرست ساتھ کے ساتھ مرکز کو بھجواتے رہیں۔کوشش کریں کہ وعدہ جات کے حصول کا کام 31 رمارچ تک مکمل ہو جائے۔

(2) کوشش کریں کہ کوئی بھی فرد جماعت اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے سے محروم نہ رہے۔

(3) نومبائعین کو بطور خاص اس مقدس تحریک میں شامل کیا جائے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

جماعت احمدیہ جزائر فجی کے
چالیسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(نعیم احمد اقبال ۔ مبلغ سلسلہ عالیہ جزائر فجی)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 15، 16 دسمبر 2007ء بروز ہفتہ و اتوار جماعتہائے جزائر فجی کا چالیسواں جلسہ سالانہ مسجد فضل عمر ۔ صووا ہیڈکوارٹرز میں جماعتی روایات کے مطابق منعقد ہوا۔

مورخہ 15 ردسمبر کو صبح اجتماعی نماز تہجد کے ساتھ دن کا آغاز ہوا۔ جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس سے قبل لوائے احمدیت اور فجی کا پرچم لہرانے کی تقریب ہوئی۔ مکرم مولانا نعیم احمد محمود صاحب چیمہ امیر و مبلغ انچارج جزائر فجی نے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی۔

جلسہ سالانہ کے مہمان خصوصی فجی کے وزیر تعلیم اور کیتھولک چرچ کے سربراہ آرچ بشپ Petro Mataca اور مولانا نعیم احمد محمود صاحب سٹیج پر تشریف فرما ہیں۔

اجلاس اوّل:-

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا نظم کے بعد مکرم امیر صاحب فجی نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں جلسہ کی اہمیت و برکات کا تذکرہ فرمایا۔ خطاب کے بعد افتتاحی دعا کروائی۔

اجلاس دوم:-

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس امسال جلسہ مذاہب عالم بعنوان:

"Unity of Mankind from different religious perspectives"

کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں درج ذیل مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم بیان کی۔

1-Archbishop Petero Mataca
Head of Catholic Church Fiji.
2- Rev.Isireli Ledua
Methodist Church
3- Pundit Bhuwan Dutt- Arya samaj
4- Mr. Dewan Chand Maharaj
Sanatan Dharam Sabha
5- Bhai ji Lakhvindar Singh
Sikh Organisation
6 -Mr.Kamlesh Tappoo
Sai organisation
7- Mr. Iqbal Khan
General Secretary AMJ Fiji

اس اجلاس کی صدارت وزیر تعلیم جناب عزت مآب نیتانی سوکانائی والو Hon.Netani Sukanaivalu نے کی۔ آپ نے اپنے صدارتی خطاب میں جماعت احمدیہ کی مختلف مذاہب کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوششوں کو سراہا اور جماعت کی ان کوششوں پر مبارکباد پیش کی۔

فجی میں فرانس کے سفیر دیگر مذاہب کے رہنماؤں کے ساتھ جلسہ میں تشریف فرما ہیں

سلام

اللہ اللہ وہ حسینؓ ابن علیؓ جس کے لئے
کربلا کی حشر سامانی تھی جنت کی امیں
بالیقیں وہ شخص سردارانِ جنت میں سے تھا
سربُریدہ دیکھتے تھے جس کو جنت کے مکیں
وہ سراپا عشق تھا ، معراج تھی اُس کی نماز
روح اس کی عرش پر تھی خاک پر اس کی جبیں
دیکھتی تھی فتنۂ شاہنشہی آتے ہوئے
آنے والے دور میں اس کی نگاہِ دُوربیں
کیوں سمجھ پایا نہ اُس کو دشمنِ آلِ رسولؐ
ایک تھا خونِ حسینؓ اور خونِ خیر المرسلیںؐ
جانے کیسی طاقتِ پرواز تھی اُس خون میں
ہوگئی جس خوں سے خاکِ کربلا گردوں نشیں
کر عطا اُمّت کو یا ربّ عزم و ایثارِ حسینؓ
ہو عطا پھر ملّتِ بیضا کو اِک حِصنِ حصیں
"ہرطرف کُفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدینؓ"

(لفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) ڈاکٹر محمود الحسن)

ملکی اخبارات نے اور نیشنل TV-1 نے جلسہ سالانہ کے اس اجلاس کو اچھی کوریج دی اور اسے سراہا۔ اس اہم اجلاس میں احمدی احباب وخواتین کے علاوہ سو سے زائد غیر از جماعت معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ ان مہمانوں میں فرانس اور انڈیا کے سفیر بھی شامل تھے۔

اجلاس کے اختتام پر تمام مہمانوں نے نمائش سے بھی استفادہ کیا۔ اس کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

لجنہ اماء اللہ اور مقامی فجیین نومبائعین کا اجلاس

مندرجہ بالا اجلاسات کے بعد لجنہ اماء اللہ اور فجیین نومبائعین کا علیحدہ اجلاس بھی منعقد ہوا۔

امسال جلسہ سالانہ فجی میں جماعت کے مبلغین کرام اور دوسرے احباب نے درج ذیل عناوین پر تقاریر کیں۔

1:۔ توحید باری تعالیٰ ،2۔ اخلاقی برائیاں اور ان سے بچنے کے بارے میں اسلامی تعلیمات ، 3۔ استحکام خلافت ،4: ترقی اسلام دور اوّل و ثانی۔ 5۔ زکوۃ اور مالی قربانی کی اہمیت ۔6: صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات اور ہماری ذمہ داریاں ،7۔ مطالعہ کتب سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت۔

اختتامی اجلاس میں مکرم امیر صاحب فجی نے زندہ خدا کے تصوّر اور اس کے ہماری زندگیوں پر اثرات کے حوالے سے احباب جماعت کو نصائح فرمائیں۔ اور اختتامی دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے مولیٰ کریم جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے غیر از جماعت مہمانوں کو حق کی پہچان عطا فرمائے۔ اور احباب جماعت کو علمی و روحانی ترقیات سے نوازے اور سیّدنا حضرت مسیح موعود نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لیئے جو بابرکت دعائیں کی ہیں ان کا وارث بنائے۔ آمین ثم آمین۔

واعظ کی جنت

ارضِ پاکستان میں ارزاں ہے خونِ بے گناہ
حرمتِ اسلام ہے پامال تاحدِّ نگاہ
ہے اگر مُلّا کی جنت میں بھی ایسا ہی نظام
ایسی ہی جنت سے خداوندا خداوندا پناہ

(لفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک ۔ مرحوم)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

آسٹریلیا میں احمدیت

آسٹریلیا کے پہلے احمدی اور یہاں کی پہلی احمدیہ مسجد کی تعمیر سے متعلق محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا ایک تاریخی مضمون روزنامہ ''الفضل'' ربوہ سالانہ نمبر 2006ء کی زینت ہے۔ پہلے احمدی حضرت موسیٰ حسن خانصاحب کے بارہ میں قبل ازیں ایک مضمون ''الفضل انٹرنیشنل'' 25/جون 2004ء کے الفضل ڈائجسٹ کی زینت بھی بن چکا ہے۔

1863ء کے قریب آسٹریلیا کے بعض یورپین سرمایہ داروں کو ملک کو آباد کرنے کے لئے ایشیائی لوگوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ ایلڈر سمتھ اینڈ کمپنی ایڈیلیڈ نے بمبئی گورنمنٹ سے کہا کہ کچھ افغانان جو دنبے چرانے کا کام جانتے ہوں، تین سال کے لئے یہاں بھجوادیئے جائیں۔ اس پر کمشنر سندھ نے کراچی کے معزز افغان رئیس خان بہادر مراد خان کے سپرد ایسے لوگوں کی بھرتی کا کام کیا اور انہوں نے جلد ہی 'ترین' قوم کے اکیس افغانوں کو آسٹریلیا بھجوادیا۔ پھر مزید لوگ بھی بھیجے گئے جن میں رئیس مراد خانصاحب کے عزیز اور حاجی موسیٰ خانصاحب کے صاحبزادے حضرت صوفی حسن موسیٰ خانصاحب بھی تھے۔ آپ کان کنوں کیلئے رسد کے قافلوں کے مینیجر تھے اور بعدازاں نیوز ایجنٹ، بک سیلر اور سٹیشنر کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ کی رہائش پرتھ شہر میں تھی۔ آپ مسلمانوں کی ترقی کے لئے بھی سرگرم عمل رہتے چنانچہ 13/اگست 1903ء کو پرتھ میں ایک مسجد کی تعمیر کے لئے کمیٹی تجویز ہوئی تو آپ بھی کمیٹی کے رُکن منتخب ہوئے۔ اور ''دی محمڈن ماسک'' کے نام سے جو پہلا رجسٹرڈ ادارہ معرض وجود میں آیا اس کے آپ اعزازی سیکرٹری بھی منتخب ہوئے۔ یہ مسجد آسٹریلیا میں مسلمانوں کی پہلی مسجد تھی جو 1905-06ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

حضرت حسن موسیٰ خان صاحب نے ستمبر 1903ء میں آسٹریلیا سے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں بیعت کا خط لکھا۔ جس کی منظوری کی اطلاع حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ نے آپ کو مفصل مکتوب کے ذریعہ دی۔

حضرت صوفی حسن موسیٰ خان صاحب افغانوں کے قبیلہ 'ترین' کے چشم و چراغ تھے۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا تعلق بھی اسی قوم سے تھا۔ عرصہ تک یہ قوم ہزارہ کے علاقہ میں حکمران رہی۔

حضرت صوفی صاحب کے دو بھائی اَور تھے۔ یعنی حضرت محمد حسین موسیٰ خان صاحب اور حضرت محمد ابراہیم خان صاحبؓ۔ دونوں ہی حضرت مسیح موعودؑ کے بے مثال فدائی اور شیدائی تھے اور آپ سے پہلے داخل احمدیت ہوئے تھے۔ حضرت محمد ابراہیم خان صاحبؓ نے 20 مئی 1931ء کو بمقام خیر پور سندھ انتقال کیا۔

حضرت صوفی حسن موسیٰ خانصاحب کو حضرت مسیح موعودؑ کے وصال اور انتخاب خلافت کی اطلاع ملی تو آپ نے آسٹریلیا سے 5 جولائی 1908ء کو بیعت کا خط حضرت خلیفہ اولؓ کی خدمت میں لکھا۔ بعدازاں اپنی تبلیغی رپورٹ کے علاوہ آپ آسٹریلیا کے اخبارات کے تراشے بھی قادیان بھجواتے رہے جو اخبار ''البدر'' میں شائع ہوتے۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی ''غلبت الروم'' کے ظہور پر آسٹریلیا کے ایک اخبار میں ایک نوٹ بھی شائع کرایا۔ اس زمانہ میں آسٹریلیا میں مقیم نولکھا بازار لاہور کے ایک اور احمدی حضرت ملک محمد بخش صاحب کا ذکر ملتا ہے جنہوں نے آسٹریلیا سے وصیت لکھ کر بھیجی کہ (ہندوستان اور آسٹریلیا میں موجود) اُن کی تمام جائیداد کا چہارم حصہ برائے اشاعت اسلام صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جائے۔

حضرت صوفی صاحب جب آسٹریلیا سے واپس خیر پور سندھ آئے تو اگست 1912ء میں قادیان بھی پہنچے اور رمضان کا پورا درس حضرت خلیفہ اولؓ کی زبان مبارک سے سنا۔ آپ 1913ء کے رمضان میں درس سے استفادہ کے لئے بھی حیدرآباد سندھ سے وارد قادیان ہوئے۔

آسٹریلیا سے آنے کے بعد آپ اکثر بیمار رہتے تھے۔ کھانسی اور دمہ کا شدید دورہ ہوتا۔ پہلے آپ اپنے اہل وعیال کو بھی آسٹریلیا سے بلالینا چاہتے تھے لیکن جب حضورؓ سے راہنمائی مانگی تو ارشاد موصول ہوا کہ بہتر ہے کہ خود آسٹریلیا تشریف لے جائیں۔ چنانچہ آپ فروری 1914ء میں تیسری بار آسٹریلیا تشریف لے گئے اور اپنی وفات تک وہیں رہے۔ اس دوران آپ نے پرتھ، ایڈیلیڈ اور بروم میں خصوصاً اور آسٹریلیا کے باقی حصوں میں عموماً تبلیغی دورے کئے، کئی رومن کیتھولک پادریوں سے بھی گفتگو کی۔ آپ کے ذریعہ متعدد افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ سینکڑوں خطوط ہر سال لکھتے اور اپنے خرچ پر ٹریکٹ اور کتابیں تقسیم کرتے۔ اشاعت لٹریچر میں ان کی امداد حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب حیدرآباد دکن فرمایا کرتے تھے۔ فجی کے بعض مسلمانوں کے ساتھ بھی آپ کی خط وکتابت رہی۔ اخبار الفضل اور رسائل 'سن رائز' اور 'ریویو آف ریلیجنز' قادیان سے اور رسالہ 'دی مسلم سن رائز' امریکہ سے باقاعدہ منگواتے رہے۔

1929-30ء میں دو اَور بزرگوں علی بہادر اور شیر محمد صاحبان کی بھی آسٹریلیا میں تبلیغی مساعی کا ذکر ملتا ہے۔ علی بہادر صاحب برسبین میں رہتے تھے اور ان کے ذریعہ احمدی ہونے والے ایک شخص کا نام رشید برڈ رکھا گیا تھا۔ 1931ء میں ڈاکٹر محمد عالم صاحب قندھاری کی دعوتی سرگرمیوں کا بھی اضافہ ہوگیا جو پہلے اڈمیٹر میں بودوباش رکھتے تھے اور پھر برسبین منتقل ہوگئے۔

حضرت صوفی حسن موسیٰ صاحب نے 1939ء میں پرتھ میں انتقال کیا۔ آپ کی وفات کے بعد کچھ عرصہ تک جناب شیر محمد صاحب پرتھ میں اعزازی طور پر تبلیغ کا کام کرتے رہے۔ پھر جنگ عظیم اور قادیان سے ہجرت کے باعث آسٹریلیا سے رابطہ قائم نہ رہا۔ البتہ 1952ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر وہاں مبلغ بھجوانے کی کوشش کی گئی مگر حکومت سے اجازت نہ مل سکی۔ تاہم بعض احمدیوں نے انفرادی دعوت الی اللہ جاری رکھی۔

خلافت ثالثہ کے عہد مبارک میں جب ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب (سابق پرنسپل ڈینٹل کالج لاہور و قائد خدام الاحمدیہ لاہور) آسٹریلیا تشریف لے گئے تو جماعت آسٹریلیا منظّم ہوئی۔ حضورؒ کی ہدایت پر آسٹریلیا کا پہلا نمائندہ وفد جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ آیا۔ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا Constitution مرتب ہوا۔ حضورؒ نے سڈنی میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کی منظوری بھی 15/اگست 1981ء کو عطا فرمائی۔

خلافت رابعہ کے آغاز کے وقت جماعت آسٹریلیا کی کُل تجنید 75 تھی یعنی 27 مرد، 23 مستورات اور 24 بچے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منظوری سے جماعت نے سڈنی سے تقریباً پچاس میل دُور مسجد و مشن ہاؤس کے لئے ستائیس ایکڑ سے زائد رقبہ قریباً ڈیڑھ لاکھ ڈالر میں خریدا۔ حضورؒ نے 30/ستمبر 1983ء کو اس مسجد بیت الہدیٰ کا سنگ بنیاد رکھا۔

براعظم آسٹریلیا میں احمدیت کی جدید تاریخ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ سالانہ نمبر 2006ء میں مکرم ثاقب محمود عاطف صاحب نے آسٹریلیا میں احمدیت کی حالیہ تاریخ کے بعض سنگ میل بیان کئے ہیں۔

☆ 1984ء میں آسٹریلیا کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس میں 80/افراد نے شرکت کی۔ 5 جولائی 1985ء کو محترم مولانا شکیل احمد منیر صاحب پہلے امیر ومبلغ کے طور پر آسٹریلیا تشریف لائے تو مسجد بیت الہدیٰ کی باقاعدہ تعمیر کا آغاز ہوا۔ جماعت کا پہلا میگزین ''الھدیٰ'' دسمبر 1985ء میں شروع ہوا۔ دسمبر 1986ء میں احمدیہ قبرستان قائم ہوا۔ 7/ستمبر 1987ء کو جماعت آسٹریلیا میں رجسٹرڈ ہوگئی۔ مسجد بیت الہدیٰ سڈنی کا افتتاح 14/جولائی 1989ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے نماز عید پڑھاکر فرمایا۔ 17/جولائی 1991ء کو محترم محمود احمد شاہد صاحب بحیثیت امیر ومبلغ انچارج آسٹریلیا پہنچے۔

☆ مسجد کے ساتھ ایک بہت بڑے ہال کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2006ء میں اپنے دورہ آسٹریلیا کے دوران رکھا۔ اس وقت برسبین میں 10/ایکڑ اور ایڈیلیڈ میں 20/ایکڑ کے وسیع رقبے مساجد کی تعمیر کے لئے خرید لئے گئے ہیں۔ نیز میلبورن میں ساڑھے سات ایکڑ رقبہ خریدا گیا ہے جس پر ایک بہت بڑا دومنزلہ ہال پہلے سے موجود ہے۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے سولومن آئی لینڈز میں احمدیت کے قیام کی ذمہ داری جماعت آسٹریلیا کے سپرد فرمائی تھی۔ یہاں محترم موسیٰ بن مصران پہلے اعزازی مبلغ تعینات ہوئے اور نہایت نامساعد حالات اور شدید مخالفت میں دعوت الی اللہ کی۔ اب وہاں ڈیڑھ سو سے زائد مخلصین موجود ہیں۔ جماعت رجسٹرڈ ہے اور مشن ہاؤس بھی خرید لیا گیا ہے۔

☆ جماعت احمدیہ، آسٹریلیا کی تعمیر و ترقی میں بھرپور حصہ لیتی ہے۔ خدمت خلق کے کئی کام مستقل کئے جاتے ہیں۔ خدام خون کا عطیہ باقاعدہ دیتے ہیں۔ ہیومینیٹی فرسٹ رجسٹرڈ ہے۔ Deaf and Blind سوسائٹی کے لئے بھی ذیلی تنظیموں نے کافی کام کیا ہے۔ چند سال پہلے ایران میں زلزلہ زدگان کی امداد کیلئے عطیہ دیا گیا تھا۔ پھر سونامی کے موقع پر انڈیا، سری لنکا، تھائی لینڈ اور انڈونیشیا کی حکومتوں کو مجموعی طور پر بیس ہزار ڈالر کا عطیہ جماعت نے پیش کیا۔

☆ مسجد بیت الھدیٰ میں واقع لائبریری میں تین ہزار سے زائد کتب ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اسے 'حسن موسیٰ لائبریری' کا نام عطا فرمایا ہے۔ 21/اپریل 2006ء کو حضور انور نے مسجد بیت الہدیٰ کے احاطہ میں خلافت جوبلی ہال کا سنگ بنیاد رکھا۔ نیز برسبین میں ''بیت المسرور کمپلیکس'' کا افتتاح بھی فرمایا۔

☆ مضمون نگار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ آسٹریلیا 2006ء کے موقع پر دو نہایت ایمان افروز واقعات بھی بیان کئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے ایک سکھ دوست اولاد جیسی نعمت سے محروم تھے۔ IVF کے ذریعہ ان کی بیگم امید سے ہوئیں لیکن حمل کے آٹھویں ماہ بچہ پیٹ کے اندر ہی فوت ہوگیا۔ اس کے بعد پھر کافی دیر تک کوئی امید نہ بندھی تو انہوں نے حضو انور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کیلئے خط لکھنے کی درخواست کی۔ خاکسار نے خدمت اقدس میں سارے حالات لکھ کر دعا کی درخواست کی تو حضور انور نے جواباً ارشاد فرمایا کہ میں بھی دعا کروں گا، آپ بھی دعا کریں، اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ میں نے یہ خط اپنے دوست اور ان کی بیگم کو پڑھ کر سنادیا۔

تقریباً دو ماہ بعد ہی میرے دوست نے خوشخبری سنائی اور کہا کہ ہم حضور انور کی خدمت میں مزید دعا کے لئے خط لکھنا چاہتے ہیں۔ خاکسار نے خدمت اقدس میں اُن کی طرف سے خط لکھا تو حضور کی طرف سے دعائیہ جواب موصول ہوا۔

آخر اللہ تعالیٰ نے 2/نومبر 2005ء کو ان کو بیٹی سے نوازا۔ جب حضور آسٹریلیا تشریف لائے تو میرے دوست کی بیگم نے اپنی بیٹی کے ساتھ مسجد آکر حضور انور سے ملاقات کی اور کہا کہ یہ آپ کی دعاؤں کی بدولت ہمیں اللہ نے عطا کی ہے، اس کے سر پر ہاتھ پھیر دیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کے سر پر ہاتھ رکھا اور فوٹو بھی بنوائی۔

دوسرا واقعہ ایک آسٹریلین خاتون Mrs. Juen Weissel کا ہے جو حضور انور سے ملاقات کے لئے اپنی بیٹی کے ساتھ مسجد بیت الھدیٰ تشریف لائیں۔ یہ خاتون خاکسار کی Boss بھی ہیں۔ حضور انور سے ملاقات ہوئی تو دونوں ماں بیٹیوں کے چہروں سے مسرت چھلک چھلک پڑتی تھی۔ حضور انور نے ان کو ازراہ شفقت قلم بھی عطا کئے۔ بعد میں ان کی بیٹی نے کہا کہ حضور تو بہت پُراثر شخصیت کے مالک ہیں۔ پھر انہوں نے حضرت بیگم صاحبہ سے بھی ملاقات کی۔ جب مَیں دفتر گیا تو انہوں نے دوبارہ حضور انور کی باتیں شروع کردیں اور بہت تعریفیں کرتی رہی۔ میرے پوچھنے پر بے اختیار اس کے منہ سے نکلا کہ حضور کا چہرہ دیکھ کر لگتا ہے کہ He is the chosen one (یعنی وہ خدا کا منتخب بندہ ہے)۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
25th January 2008 – 31st January 2008

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 25th January 2008

00:25	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, & MTA News
01:20	Al Maa'idah
01 :30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking Guests.
02:35	Friday Sermon: rec. 27/05/05.
03:45	The Inside Story of 1953: discussion programme hosted by Syed Hameedullah Nusrat Pasha with guests Dabeer Ahmad Peer and Mirza Sultan Ahmad.
04:55	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st October 1997.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Children's Class with Huzoor, recorded on 19th March 2005.
08:15	Le Francais C'est Facile: Lesson no. 110.
08:40	Siraiki Service: a discussion in Siraiki on the life and character of the Holy Prophet (saw).
09:25	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session no. 64, recorded on 29th December 1995.
10:30	Indonesian Service
11:30	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Tilaawat & MTA News
13:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
14:30	Dars-e-Hadith
14:40	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:55	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:10	Friday Sermon [R]
17:25	Spotlight: an interview about the life of Maulana Abdul Malik Khan.
18:05	Le Francais C'est Facile: lesson no. 110. [R]
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	MTA International News Review Special
21:10	Friday Sermon [R]
22:25	MTA Variety: a visit to London
22:55	Urdu Mulaqa'at: Session no. 64 [R]

Saturday 26th January 2008

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:05	Le Francais C'est Facile: lesson no. 110
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 19th March 1997.
02:40	Spotlight: an interview about the life of Maulana Abdul Malik Khan.
03:40	Friday Sermon: recorded on 25/01/08.
04:55	Urdu Mulaqa'at: Session no. 64
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10	Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 27th May 2007.
08:25	Friday Sermon: rec. 25/01/08 [R]
09:25	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood
10:05	Indonesian Service
11:00	French Service
12:00	Tilaawat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Intikhab-e-Sukhan
15:00	Children's Class [R]
16:15	Moshaairah: an evening of poetry relating to the Khilafat Jubilee.
17:10	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on 10/02/1984. Part 2.
17:50	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood [R]
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	International Jama'at News
21:05	Children's Class [R]
22:20	MTA Travel: a documentary about Camels in Australia [R]
22:55	Friday Sermon: rec. 25/01/08 [R]

Sunday 27th January 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 20th March 1997.
02:30	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood
03:30	Friday Sermon: rec. 25/01/08
04:30	Moshaairah: an evening of poetry relating to the Khilafat Jubilee.
05:25	MTA Travel: Australian Camels
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor, recorded on 11th November 2006.
08:10	Learning Arabic: lesson no. 8
08:30	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Denmark.
09:15	MTA Travel: featuring a visit to San Francisco.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 16th March 2007.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
12:55	Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
14:00	Friday Sermon: Rec. 25th January 2008.
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
16:05	Learning Arabic: lesson no. 8 [R]
16:25	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 17th November 1996.
17:55	MTA Travel: a visit to Athens. Greece.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30	MTA International News Review
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:05	Learning Arabic: lesson no 8 [R]
22:25	Huzoor's Tours [R]
23:05	Jihad: discussion programme with Dr Hameed-ullah Nusrat Pasha. Part 2.

Monday 28th January 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:00	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 25th March 1997.
02:00	MTA Travel: visit to San Francisco
02:35	Friday Sermon: rec. 25th January 2008.
03:35	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 17th November 1996.
05:10	Jihad: Discussion programme
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) held with Huzoor. Recorded on 6th February 2005.
07:55	Le Francais C'est Facile: lesson no. 85
08:20	Medical Matters: a programme on the effects of pregnancy on the skin.
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 26, Recorded on 06/04/1998.
10:00	Indonesian Service
11:10	Quran Seminar
12:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05	Bangla Shomprochar
14:05	Friday Sermon: rec. 08/12/2006.
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:10	Spotlight: Urdu speech delivered by Maulana M. Inam Ghaury.
16:55	Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:00	Medical Matters
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 26th March 1997.
20:30	MTA International Jama'at News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:15	MTA Variety [R]

Tuesday 29th January 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00	Le Francais C'est Facile: lesson no. 82
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 26th March 1997.
02:30	Friday Sermon: rec. 8th December 2006.
03:35	Rencontre Avec Les Francophones
04:40	Quran Seminar
05:30	Medical Matters: the effect of pregnancy on the skin.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Children's Class with Huzoor recorded on 16th April 2005.
08:20	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th November 1996. Part 1.
09:30	Huzoor's Lecture: programme documenting lecture delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on the topic of 'Islam: a religion of peace' at Roehampton University, London.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service
12:05	Tilaawat, Dars & MTA News
13:05	Bangla Schomprochar
14:15	Jalsa Salana Holland 2004: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 6th June 2004.
14:55	Lecture: 'Islam: a religion of peace' [R]
15:55	Children's Class [R]
17:15	Question and Answer session [R]
18:30	Arabic Service
20:35	MTA International News Review Special
21:15	Lecture: 'Islam: a religion of peace' [R]
21:45	Children's Class [R]
23:25	Jalsa Salana Holland 2004 [R]

Wednesday 30th January 2008

00:00	Tilaawat, Dars & MTA News
01:15	Learning Arabic: lesson no. 9
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 27th March 1997.
02:55	Lecture: 'Islam: a religion of peace'
03:25	Question and Answer Session
04:55	Jalsa Salana Holland 2004.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:05	Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor, recorded on 24th November 2007.
08:10	Zikre Hadhrat Masih Maud (as) : discussion programme on the advent of the Promised Messiah (as) as mentioned in the Holy Qur'an.
08:30	Ken Harris Oil Painting: learning how to paint an Oil painting.
09:05	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th November 1996.
09:55	Indonesian Service
11:00	Swahili Muzakarah
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05	Bangla Shomprochar
14:15	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 19th July 1985.
15:10	Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Hafiz Muzaffar Ahmad on the occasion of Jalsa Salana UK 1986.
15:40	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:50	Ken Harris Oil Painting [R]
17:35	Question and Answer session [R]
18:30	Arabic Service
19:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 1st April 1997.
20:30	MTA International Jamaat News
21:00	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:05	Jalsa Salana Speech [R]
22:35	Ken Harris Oil Painting [R]
23:05	From the Archives[R]

Thursday 31st January 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00	Husn-e-Biyan: a quiz programme based on poetry from books including Durr-e-Sameen, Kalaam-e-Mehmood and Kalaam-e-Tahir.
01:40	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session no. 267, recorded on 1st April 1997.
02:40	Philosophy Of Islam
03:00	Hamaari Kaaenaat
03:20	Ken Harris Oil Painting
03:40	From the Archives: 19th July 1985.
04:40	Ken Harris Oil Painting
05:30	Jalsa Salana Speeches
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor, recorded on 25th November 2006.
08:05	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 30th April 1994.
09:15	Pushto Service
09:50	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: recorded on 27th May 2005.
12:00	Tilaawat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar: Friday Sermon delivered on 25th January 2008.
13:55	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 22nd October 1997.
14:55	Huzoor's Tours: visit to scandinavia
15:25	English Mulaqa'at [R]
16:30	Mosha'airah: an evening of poetry based on the Khilafat Jubilee.
17:25	Friday Sermon: delivered on 27/05/05. [R]
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme, hosted by Muhammad Sharif.
20:40	MTA Interntional News Review
21:10	Tarjamatul Qur'an Class: rec. 22/10/1997.
22:20	Ahmadiyyat and Science: a talk with Dr Masood-ul-Hasan Noori.
23:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Al Fazl International Weekly, London
22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 15 Friday 18 January, 2008 Issue No. 03

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

مسجد نبوی کی مبارک دیوار پر منقوش شہنشاہ نبوت کے اسماء کا شاہکار مرقع

مسجد نبویؐ کے محرا بوالی دیوار ایک کونے سے دوسرے کونے تک رسول کریم ﷺ کے اسمائے مبارکہ سے مزین ہے۔ایسے ایسے اسماء مبارکہ وہاں لکھے گئے ہیں جن کو پہلے کہیں نہیں پڑھا گیا۔ یہ ترکوں نے کمال عقیدت اور محبت کا شاہکار پیش کیا ہے۔

سعودی عرب کی سی آئی ڈی کسی اجنبی کو یہ نام لکھنے نہیں دیتی۔اللہ تعالیٰ جزائے عظیم سے نوازے گورنمنٹ کالج میرپور آزاد کشمیر کے پروفیسر جناب رحمت علی صاحب کو جنہوں نے قیام مدینۃ الرسول کے دوران یہ خدمت انجام دی کہ آپ ہر نماز میں دو چار نام یاد کر لیتے اور اپنے خیمہ میں آ کر نہایت خلوص ومحبت سے تحریر فرما لیتے۔ہم ذیل میں ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' (دسمبر 1998ء) کے شکریہ کے ساتھ یہ مقدس اسماء ہدیۂ قارئین کرتے ہوئے نہایت درجہ روحانی مسرت محسوس کر رہے ہیں۔فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

(1)محمد،احمد(ﷺ)
(جناب الٰہی کی طرف سے سب سے زیادہ تعریف کے مستحق اور اپنے مولا کی سب سے بڑھ کر حمد وثنا کرنے والے)
(2)حامد،محمود(ﷺ)
(حمد الٰہی میں سب سے عالی۔خدا کی تعریف کی عدیم المثال تختگاہ)
(3)وحید ،احید(ﷺ)
(یکتا،بے مثل۔)
(4)ماح ،حاشر ،عاقب(ﷺ)
(کفر کو مٹانے والے، اپنے قدموں میں جمع کرنے والے،نبیوں اور بندوں کا آخری نقطہ معراج)
(5)یٰسین،طٰہٰ،سیّد(ﷺ)
(اے سیّد کائنات،ہادی کامل،مقدس)
(6)مطہر،طیب،طاھر(ﷺ)
(خدا کے ہاتھوں پاک ہونے والے برگزیدہ۔شہنشاہ نبوت)
(7)نبی،رسول،رسول الرحمۃ(ﷺ)
(نبی (غیب کی خبریں دینے والے)۔رسول اللہ (اللہ تبارک وتعالیٰ کا پیغام لانے والے) رحمت والے رسول(ﷺ)۔
(8)مقفی، قیم،جامع(ﷺ)
(بعد میں آنے والے (نبی) امور امت کو قائم فرمانے والے۔جامع (کمالات کے)(ﷺ)
(9)مقفی (مقفی)(ﷺ)
(خلقت میں سب سے پہلے، سب رسولوں کے بعد آنے والے(ﷺ)
(10)رسول الملاحم ﷺ
(معرکوں والے رسول۔ﷺ)
(11)رسول الراحۃ(ﷺ)
(راحت وآرام(پہنچانے)والے رسول۔ﷺ)
(12)کامل،اکلیل(ﷺ)
(کامل(انبیاء کے) سرتاج۔ﷺ)
(13)مدثر،مزمل(ﷺ)
(خلعت آسمانی میں ملبوس۔چادر نبوت اوڑھنے والے۔
(14)عبداللہ ،حبیب اللہ۔ﷺ
(اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے محبوب بندے،اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے محبوب۔ﷺ
(15)نجی اللہ ،صفی اللہ(ﷺ)
(اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے ہمراز،اللہ(تبارک وتعالیٰ) کے منتخب (بندے)(ﷺ)
(16)کلیم اللہ(ﷺ)
(اللہ(تبارک وتعالیٰ) سے شرف ہمکلامی حاصل کرنے والے۔(ﷺ)
(17)خاتم الانبیاء(ﷺ)
(نبیوں کی مہر۔)
(18)خاتم الرسل(ﷺ)
(رسولوں کی مہر۔)
(19)رسول الثقلین(ﷺ)
(دونوں جہانوں کے رسول۔ﷺ)
(20)مذکر،ناصر(ﷺ)
(یاد دلانے والے،مددگار۔ﷺ)
(21)منصور۔ نبی الرحمۃ(ﷺ)
(مدد کئے ہوئے،رحمت والے نبی۔ﷺ)
(22)نبی التوبۃ(ﷺ)
(توبہ (کی قبولیت) والے نبی۔ﷺ)
(23)حریص علیکم(ﷺ)
(تمہارے (ایمان کے) لئے حرص کرنے والے ﷺ)
(24)معلوم ،شہیر(ﷺ)
(معلوم ومشہور (نبی)۔ﷺ)
(25)شاھد، شھید(ﷺ)
(خدا کا زندہ گواہ۔روز محشر کا گواہ۔)
(26)بشیر،مبشر،نذیر(ﷺ)
(خوشخبری دینے والے،خوشخبری دئے ہوئے۔ ہوشیار کرنے والے۔)
(27)نور ،منذر،سراج(ﷺ)
(نور،خطرات سے آگاہ کرنے والے،چراغ ﷺ)
(28)مصباح،ھدیٰ(ﷺ)
(روشن چراغ،مجسم ہدایت۔ﷺ)
(29)مھدی،داع،منیر(ﷺ)
(خدا سے ہدایت یافتہ،(اسلام کی) دعوت دینے والے۔روشن سورج۔ﷺ)
(30)ابن عبدالمطلب(ﷺ)
(خانوادہ حضرت عبدالمطلب۔ﷺ)
(31)عفو، حق،حفی، ولی(ﷺ)
(معاف کرنے والے، سچے، پورا پورا علم رکھنے والے،مددگار(دوست)۔ﷺ)
(32)متین ،قوی،مامون(ﷺ)
(مضبوط،استوار،قوت والے محفوظ۔ﷺ)
(33)برمکرم،یمر ملین(ﷺ)
(نیکوکار،عزت والے۔ﷺ)
(34)مبین،متین،مومل(ﷺ)
(واضح وظاہر،مضبوط،امیدوار۔ﷺ)
(35)وصول، ذو قوتہ(ﷺ)
(ملنے والے،قوت والے۔ﷺ)
(36)ذو حرمۃ، ذو مکانۃ(ﷺ)
(عزت والے،مقام ومرتبہ والے۔ﷺ)
(37)ذوفضل،ذو عز(ﷺ)
(صاحب فضیلت،معزز۔ﷺ)
(38)مطاع(ﷺ)
(اطاعت کئے گئے۔ﷺ)
(39)مطیع ،قدم صدق(ﷺ)
(اپنے ربّ کی)فرمانبرداری کرنے والے ، سچے پیشرو۔ﷺ)
(40)بشریٰ،رحمۃ للمومنین(ﷺ)
(سرتاپا خوشخبری،مومنوں کے لئے رحمت۔ﷺ)
(41)منۃاللہ،نعمۃ اللہ(ﷺ)
(اللہ تعالیٰ کا احسان،نعمت خداوندی۔ﷺ)
(42)آیۃ اللہ ،عروۃ الوثقیٰ(ﷺ)
(اللہ تعالیٰ کی نشانی،مضبوط سہارا(وسیلہ)۔ﷺ)
(43)صراط اللّٰہ،الصراط المستقیم(ﷺ)
(اللہ(تبارک وتعالیٰ) کا راستہ،سیدھا راستہ۔ﷺ)
(44)ذکر اللہ، سیف اللہ(ﷺ)
(اللہ تعالیٰ کی یاد(کاذریعہ)اللہ تعالیٰ کی تلوار۔ﷺ)
(45)حزب اللّٰہ ،النجم الثاقب(ﷺ)
(اللہ تعالیٰ کی جماعت (لشکر)،چمکتا ہوا ستارہ۔ﷺ)
(46)مجتبیٰ،منتقیٰ،مصطفی،امی (ﷺ)
(چنے ہوئے،پاکیزہ،برگزیدہ،منتخب،کسی سے نہ پڑھے ہوئے۔ﷺ)
(47)اجیر،مختار(ﷺ)
(اجر پانے والے،مختار(صاحب اختیار، باذن اللہ)۔ﷺ)
(48)ابوالقاسم،ابو الطاھر(ﷺ)
(دنیا وعقبیٰ کی نعمتیں تقسیم کرنے والے (حضرت قاسم کے باپ) حضرت طاہر کے والد ماجد۔ پاکوں کا سردار۔)
(49)ابو ابراھیم ،ابوطیب(ﷺ)
(اپنے لخت جگر حضرت ابراہیم اور حضرت طیب کے مقدس باپ۔ﷺ)
(50)مشفع،شفیع،صالح(ﷺ)
(شفاعت قبول کئے ہوئے،شفاعت کرنے والے،مقرب۔ﷺ)
(51)مھین،مصلح(ﷺ)
(نگہبان، مصلح۔ﷺ)
(52)صادق ،صدق ،مصدق(ﷺ)
(سچے،سراپا سچ،تصدیق کرنے والے۔ﷺ)
(53)سید المرسلین(ﷺ)
(اولین وآخرین کے تمام رسولوں کے سردار۔ﷺ)
(54)امام الثقلین(ﷺ)
(دونوں جہانوں کے سردار۔ﷺ)
(55)قائد الغرالمحجلین(ﷺ)
(چمکتے چہروں اور روشن ہاتھوں اور پاؤں والوں کے قافلہ سالار۔ﷺ)
(56)خلیل الرحمن،وجیہ،بر،مبر(ﷺ)
(رحمٰن کے گہرے دوست ،باوقار،نیکوکار،نیکی کرنے والے(جس کی بات مانی جائے۔ﷺ)
(57)نصیح،ناصح(ﷺ)
(سراپا خیرخواہی،خیرخواہ۔ﷺ)
(58)شفیق،مقدس،مقیم السنۃ(ﷺ)
(شفیق،مقدس،سنت کے بانی۔ﷺ)
(59)روح القدس(ﷺ)
(روح القدس۔ﷺ)
(60)روح القسط(ﷺ)
(روح،عدل۔ﷺ)
(61)مکتف ،بالغ مبلغ(ﷺ)
(دنیا کا واحد رہنما۔خدا کا سفیر۔ﷺ)
(62)وکیل،کفیل(ﷺ)
(بنی نوع انسان کا کفیل۔ﷺ)
(63)واصل،موصول(ﷺ)
(اپنے ربّ کا مقرب،مقصود کائنات۔ﷺ)
(64)سائق،سابق،ھاد(ﷺ)
(سبقت کرنے والے،راہنما۔ﷺ)
(65)مفتاح، مفتاح الرحمۃ(ﷺ)
(ربّ کے خزانوں کی چابی،رحمت کی چابی۔ﷺ)
(66) مفتاح الجنۃ(ﷺ)
(جنت کی کنجی۔ﷺ)
(67)علم الایمان(ﷺ)
(ایمان کی علامت۔ﷺ)
(68)علم الدلیل،علم الخیرات(ﷺ)
(علامت دلیل،نیکیوں کی علامت۔ﷺ)

باقی صفحہ نمبر12پر ملاحظہ فرمائیں